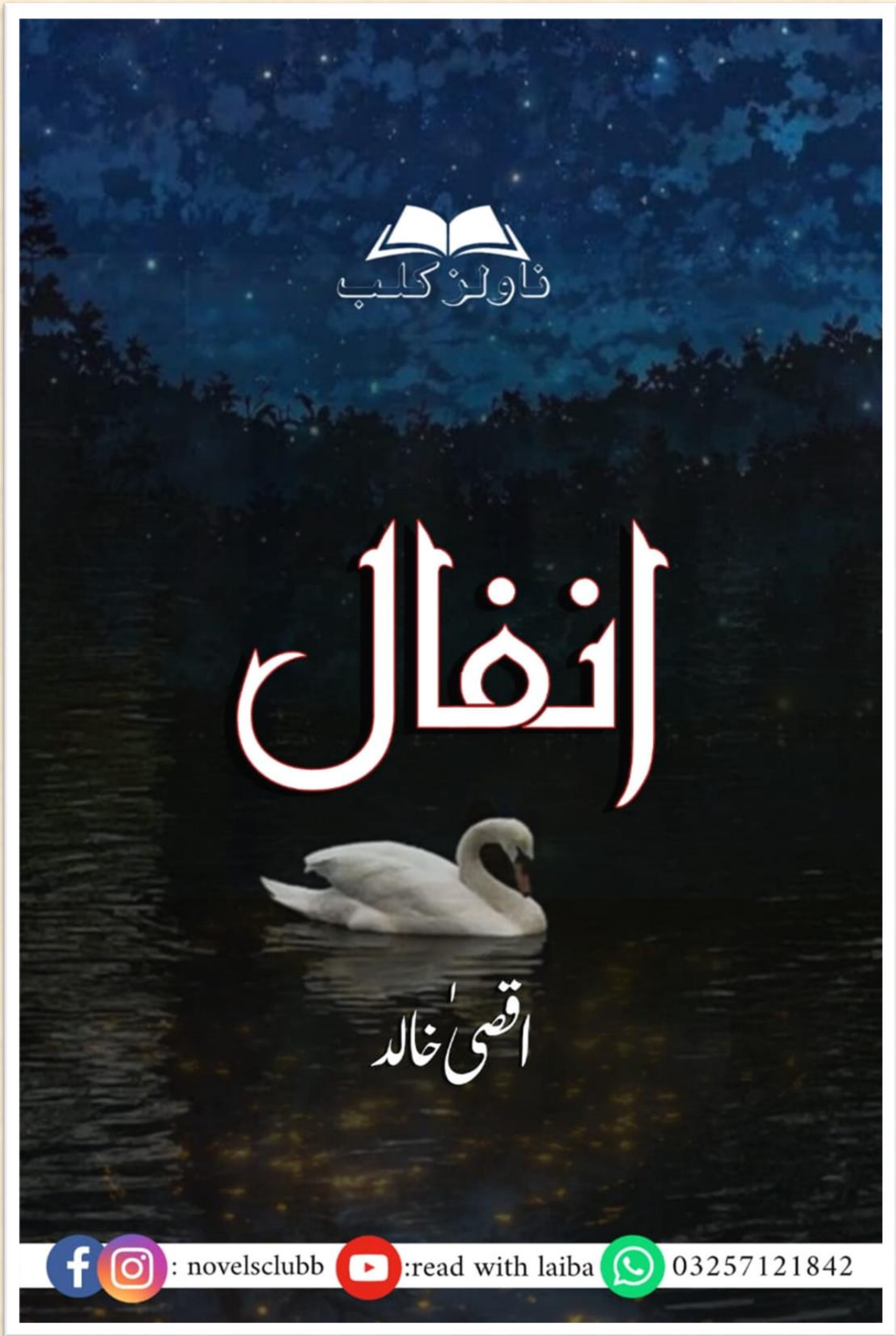
ناولز کلب
انفال
اقصیٰ خالد
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

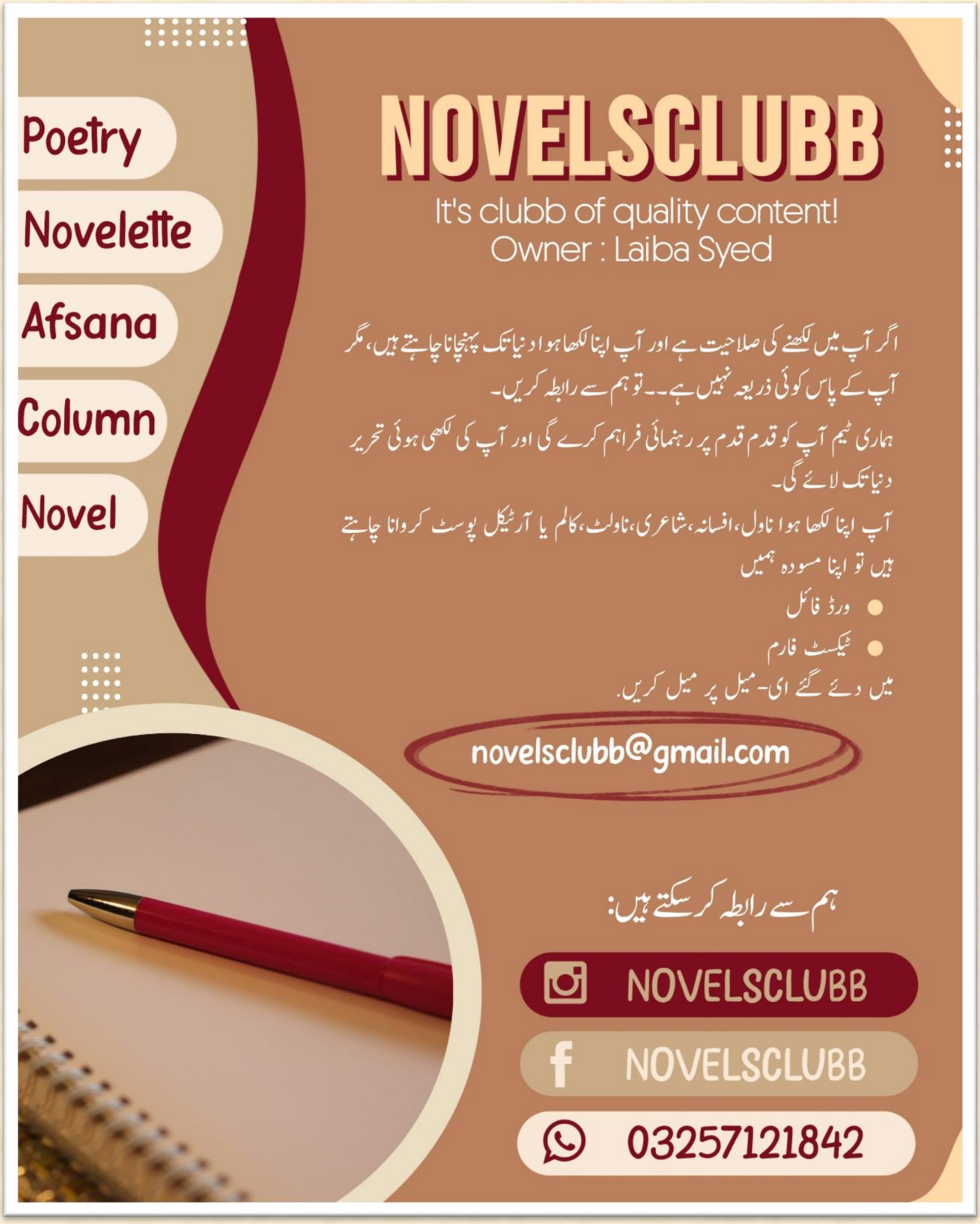
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

انفال

از قلم

اقصیٰ خالد

Clubb of Quality Content!

رات کا وقت تھا ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔شاید یہ رات کا درمیانہ پہر تھا۔ ستارے اپنی روشنی ہر طرف پھیلائے نیند کی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور چاند ان کو سہلا رہا تھا۔وہ لڑکی جو سب کی خوشی کا باعث بننے کی کوشش کرتی رہتی، آج اپنے غم کے اس دلدل کو ان آنسوؤں کے ذریعے بہا رہی ہے جو شاید کبھی نہ ختم ہونے والا تھا۔ایک آنسو ایک غم کی داستان سنا رہا تھا جو شاید کافی عرصے سے اس کے دل میں دفن تھا۔ ہر لمحے سوچ کے گہرے دلدل میں سوال کا ایک نیا باب کھل رہا تھا جسے نہ جانے کب تک وہ حل کرنے کی ناکام کوشش کرتی رہی اور آخر رات کے اس اندھیرے نے اس کے دماغ پر بھی اپنی تاریکی تاری کی اور نیند نے اسے آلیا

مگر نیند کے اس سفر نے ایک سوال اسکے دماغ میں نقش کر دیا

"کیا انسان کی ظاہری صورت اسکے اندر لگی آگ کو چھپا سکتی ہے؟"

وقت کی لگام کہاں ٹھہرتی ہے رات کا اندھیرا گزرا، صبح کا سورج طلوع ہوا اور وہ لڑکی رات کے اندھیرے خواب سے بیدار ہوئی، اتنے میں اسکے کانوں میں ایک آواز سنائی دی جو اس کی والدہ کی تھی

"انفال اٹھو، صبح ہو گئی ہے۔

اٹھو بھی"

مگر انفال اپنے بستر پر آنکھیں کھولے یہی بات سوچ رہی تھی کہ کیوں جس کے لیے وہ اچھا کرتی ہے وہی اسکو تکلیف دیتا، جس کا وہ ساتھ دیتی ہے وہی اسکو بیچ راہ میں چھوڑ دیتا ہے ؟

یہ سب سوال انفال کی زندگی کا معمول بن چکے تھے مگر اسکے پیچھے کیا وجہ تھی اسکا جواب جاننے کے لیے انفال کے بچپن کی کھوج لگانا ضروری ہے

دس سال پہلے

وہ اپنے آپ میں مگن لڑکی جو خوشیاں بانٹنے کی کوشش میں لگی اپنے کزنز کے ساتھ کھیلنے کا پلین بنا رہی تھی۔

انفال: آؤ کھیلیں، چلو نا عزہ ابھی اوروں کو بھی جمع کرنا ہے، چلو جلدی کرو

عزہ: رک جاؤ بس، جوتے تو پہننے دو

انفال: اچھا بھئی

(عزہ، انفال کی پھپھو زاد بہن ہے)

پھپھو: ہاں عزہ کہاں کی تیاری ہے

انفال: "چھٹی کا دن ہے پھپھو، ہم کھیلنے جا رہے ہیں"۔

انفال اور عزہ دونوں، انفال کی بڑی ممانی (عزہ کی خالہ) کے گھر جاتی ہیں، پڑوسیوں کے

ہاں مہمان آئے ہوتے ہیں، ایک خاتون راستے میں ان کو ملتی ہیں

ان کو کھیلنے کے حوالے سے بات کرتے سنتی ہیں اور کہتی ہیں

"اتنی بڑی ہو گئی ہو پھر بھی کھیلو گی ؟"

انفال نے اسے غور سے دیکھا: "جی!۔۔۔ آپ بھی

آجاءیں!"

"بد تمیز"۔۔۔وہ عورت یہ کہہ کر آگے چلی گئی

عزہ جلدی قدم بڑھاتے ہوئے

انفال: کیا ہوا، فکر مت کرو، ہم اپنے گھر میں کھیلیں گے، کسی کو اس سے مسئلہ ہو تو کیا

کریں اپنا کام چھوڑ دیں، انکا روز کا مشغلہ ہے۔

عزہ: بات تو سہی ہے

اس طرح انفال نے اس کو تسلی دی لیکن گھر جا کر اس کے دماغ میں یہ بات سرگوشی کر رہی تھی کہ آخر لوگوں کے الفاظ اتنے کڑوے کیوں ہوتے ہیں؟ کیا ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ

الفاظ تلوار سے بھی زیادہ تیز دھار ہوتے ہیں۔ ہمارے کہے ہوئے چند الفاظ کسی کے دل میں کتنا عرصہ نقش رہیں اور اس کے دل پر کیا اثر ڈالیں ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہوتی۔

اپنے الفاظ کو اتنی وسعت سے اور اتنے سلیقے سے ادا کرنا چاہیے کہ اگر اگلے کے دل میں وہ باتیں دہرائیں تو اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کھلے نہ کہ وہ خیالات جو اسے اذیت دیں۔

خیر انفال کے دل میں چلنے والی یہ گفتگو اور اس کے خیالات کبھی نہ ختم ہونے والے تھے جب بھی زندگی میں اسے کوئی بھی ایسا واقعہ پیش آتا تو وہ اس کے تمام پہلو سوچتی اور سوچ کی اس دنیا میں گم رہتی۔

اس دن انفال نے اپنے کزنز کے ساتھ کرکٹ کھیلی، خوب انجوائے کیا

روز رات کو وہ اپنے بیڈ پر خود اپنے ساتھ مخاطب ہوتی۔۔۔ تمام تر باتیں تمام تر یادیں دوبارہ سوچتی، اپنی زندگی پر اور دوسروں کی زندگی پر ان کے تمام اثرات کا تذکرہ کرتی اور یوں ہی سوچتے سوچتے نیند کی دنیا میں گم ہو جاتی۔

اب انفال کے اس طرح سوچنے کی وجہ یہ بھی تھی کہ وہ ایک ایسے بیک گراؤنڈ سے تعلق رکھتی تھی جہاں پر بہت فیملی ایشوز ہوتے تھے اور انہی فیملی ایشوز کی وجہ سے کہیں نہ کہیں وہ خود بھی ذہنی طور پر کمزور پڑتی جا رہی تھی اور

"وہ کمزور پڑنا نہیں چاہتی تھی"

اس لیے وہ رات کو خود کو خود تسلی دیتی اور صبح ایک نئے روپ میں ظاہر ہوتی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انفال کی چار پھپیاں تھی اور اس کی چھوٹی پھوپھی اس کے گھر کے تمام انتظامات سنبھالتی تھیں۔ انفال کبھی کبھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتی کہ جس گھر میں بہو ہو پھر بھی وہاں کے انتظامات کوئی اور سنبھالے تو کیا یہ غلط نہیں ہے۔ کیونکہ گھر پر سب سے پہلا حق ساس کا اور بہو کا ہوتا ہے۔

خیر اس کے پیچھے کی کہانی کچھ یوں ہے کہ انفال کی والدہ ایک سادی خاتون تھی لوگوں کی چالاکیاں سمجھ جاتی تھیں لیکن خود ان چالاکیوں میں ملوث ہونا نہیں چاہتی تھیں۔ اسی طرح جب انفال کے امی ابو کی شادی ہوئی اس وقت اس کے ابو اور دادی نے گھر کی تمام ترچابیاں انفال کی امی کے ہاتھوں میں تھمادیں، انفال کی چھوٹی پھپھی یہ دیکھ کر بہت افسردہ ہو گئیں کیونکہ اس سے پہلے سارے انتظامات وہ سنبھالتی تھیں اور انہوں نے خود کو ایک کمرے میں بند کر دیا یہ دیکھ کر انفال کی والدہ اس ذمہ داری سے دستبردار ہو گئیں اور وہ چابیاں انفال کی پھپھی کے حوالے کر دیں لیکن شاید

انہیں یہ بات معلوم نہ تھی کہ وہ صرف چابیاں نہیں تھی وہ پوری "اتھارٹی" تھیں، ایسی اتھارٹی جو کسی غلط کے ہاتھ میں لگ جائے تو کسی صحیح انسان کی زندگی خراب ہو سکتی تھی لیکن وہ کہتے ہیں نا کہ جب انسان کو اس کی بساط سے زیادہ عزت اور مرتبہ مل جائے تو اسے وہ مرتبہ کہاں سے ملا، یہ بات بھول جاتی ہے۔

انفال کی پھوپی نے بھی کچھ ایسے ہی کیا، گھر کے انتظامات سنبھالے، پیسوں کی رکھوالی کی، تمام فیصلوں پر اپنی نگاہ رکھی۔۔۔ حتیٰ کہ انفال کی والدہ کو ایک غلام کی سی حیثیت میں مبتلا کر دیا

انفال کی والدہ کو ہر چھوٹی چیز خریدنے کے لیے پہلے شوہر، پھر دادی، اور آخر میں چھوٹی نند تک کی اجازت درکار ہوتی۔

اکثر ایسا بھی ہوا کہ اجازت کے باوجود پیسے دینے سے انکار کر دیا جاتا۔

کیا یہ ظلم نہیں کہ ایک عورت، جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر نئے گھر میں قدم رکھتی ہے، اسے وہ مقام ہی نہ ملے جو اس کا حق ہے؟

ایک بیوی... جو اپنے لباس تک کے لیے شوہر کے بعد بھی کسی اور کی اجازت کی محتاج ہو—اُس کے دل پر کیا گزرتی ہو گی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ

جب رشتے اختیار بن جائیں اور محبت حساب، تو عزت سب سے پہلے قربان ہوتی ہے۔

ہمیں اُن لوگوں کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے جو اپنی خوشی کے لیے دوسروں کو روند ڈالیں، اور مطلب نکلنے پر یوں پھینک دیں جیسے دودھ سے مکھی۔

اور شاید انفال کی پھوپیاں اسی حربے کو استعمال کرتیں۔ان کے بھائی ان کی عزت کرتے اور وہ اپنے بھائی کو ایموشنل کر کے اپنا مطلب حل کرواتیں، پھر چاہے وہ اپنی ضروریات پوری کروانا ہو یا بیوی کے خلاف کان بھرنا۔

زندگی میں ایسے کئی چہرے ملتے ہیں جو دکھتے کچھ ہیں اور نکلتے کچھ اور... ان پر اعتماد کر کے ہم اپنا سب سے زیادہ نقصان کرتے ہیں

اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہمارے پاس

regret کے علاوہ کچھ نہیں بچتا

انفال کے دو بڑے اور ایک چھوٹا بھائی تھا جو اس سے بے پناہ محبت کرتے تھے

Clubb of Quality Content

محبت کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اسے غلط کام سے روکتے نہیں تھے لیکن ہاں! صحیح

کام پر اس کا ساتھ ضرور دیتے تھے۔

بڑے بھائی کا نام

“ Basim

باسم"، اس سے چھوٹے کا نام

سالم"" Saalim

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور سب سے چھوٹے کا

مہر" تھا۔“ Mehr

تینوں بھاءیوں کی پیدائش پر۔ انفال کے ددھیال میں سب بہت خوش ہوئے مگر

انفال کی پیدائش پر اسکی دادی نے بہت ہنگامہ برپا کیا اور اس کی امی کو بیٹی پیدا کرنے

کے طعنے دیے، حتیٰ کہ جب ڈاکٹر نے انفال کی دادی کو اسے اٹھانے کا بولا تو انھوں نے منہ بنا کر انکار کر دیا اور وہاں سے چلی گئیں۔

شاید یہ اس وجہ سے تھا کہ ان کی چار بیٹیاں اور صرف ایک بیٹا تھا

چار بیٹیوں کی ماں ہوتے ہوئے بھی بیٹی کی آمد اُنہیں بوجھ لگی— مگر وہ خود اپنی بیٹیوں کو اتنا اچھا کیوں جانتی تھیں؟

یہ وہ پہلی زیادتی تھی جو انفال کے ساتھ ہوئی۔

انفال کے پیدا ہونے کے بعد تو جیسے اسکے ددھیال میں ماتم ہی شروع ہو گیا، اسکی امی کے ساتھ روز کے جھگڑے، آئے دن نئے تماشے شروع ہو گئے۔

اور انفال اپنی پہلی سانس سے ہی قصوروار ٹھہری، کیونکہ وہ بیٹی تھی... اور بیٹیاں جہاں ماتم سمجھی جائیں، وہاں محبت دیر سے آتی ہے۔

اور حد تو تب ہوئی جب

ایک شام کو ساتھ والی پڑوسن کوئی جوتا انفال کی امی کو دکھانے آئی تھی، کچھ وقت بعد ہی انفال کی چھوٹی پھپھی اپنی دوسری بہن سے لڑتے لڑتے وہاں آگئی، اُن دونوں کی بحث میں پاس میں پڑا گملا انفال کی امی کے پاؤں پر لگ گیا اور انکا پاؤں زخمی ہو گیا

۔انھوں نے انفال کی پھوپی کو غصے میں ایک تھپڑ رسید کیا اور پھر جو ہوا وہ بہت برا تھا

۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال کے بھائی سکول گئے ہوئے تھے اور وہ خود وہاں موجود اپنی ماں کو اپنی پھوپیوں کے درمیان بے بس پڑا، ان کی مار پیٹ کا شکار ہوتے دیکھ رہی تھی

لڑائی کا شور اٹھا، انفال کا ننھیال قریب ہی تھا۔ جب انکو خبر ہوئی تو انفال کے چاروں ماموں بھی اس لڑائی میں شریک ہو گئے۔

مار پیٹ ہوئی، جس کے ہاتھ جو چیز لگی وہ اس نے ایک دوسرے کو ماری اور محلے کے رشتے دار بھی اس جھڑپ میں شامل ہو گئے۔ حتیٰ کہ خوب خون خرابے کے بعد انفال کی والدہ اپنے والدین کے گھر چلی گئیں اور انفال کی بڑی ممانی جو کہ اس کی بڑی پھوپی بھی تھیں اپنے ماں باپ کے گھر آ گئیں۔

(کیونکہ انفال کے ابو اور ماموں کا وٹا سٹا ہوا تھا)

اب سمجھنا یہ تھا کہ اتنی چھوٹی سی بات پر اتنا بڑا تماشا شروع ہو گیا لیکن کوئی بھی راضی ہونے کو تیار نا تھا جبکہ

"اس ساری لڑائی میں سب سے بڑا زخم ان چھوٹے دلوں پر لگا، جو کھیلنے کی عمر میں ہی رشتوں کی تلخیوں کے قیدی بن گئے۔"

اب کیونکہ انفال اپنے والد کے ساتھ سکول جاتی تو جب اگلے دن وہ اور اسکے بھائی سکول جانے کے لیے آئے تو انکے والد نے ان کو اپنے گھر سے نکال دیا۔

جب انفال اپنے والد کے منہ سے یہ سنتی ہے کہ "یہ گھر تمہارا نہیں" تو وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں صرف اتنا کہہ سکتی ہے:

"بابا... اگر یہ میرا گھر نہیں، تو پھر میرا گھر کہاں ہے؟"

وہ انکا اپنا گھر تھا، ہوتے ہوئے بھی شاید نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انفال کے ننھیال نے ساری ذمہ داریاں اٹھائیں جبکہ انفال کی پھوپی اپنی ہر ضرورت اپنے شوہر سے پوری کرواتی تھی

یہ بات غلط تھی کہ وہ اپنے خاوند کو کسی کا بھائی نہیں کہتیں اور اپنے بھائی کو کسی کا خاوند نہیں۔

لیکن اسی ناراضگی میں 6 ماہ بیت گئے۔ انفال کے نانا ان کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے لیکن وہ عورت جسکا شوہر اس کو اہمیت نا دے بلکہ اپنی بہنوں کی باتوں میں آکر اس کو ہمیشہ غلط سمجھے وہ کیسے خوش رہ سکتی ہے۔ شاید پھر یہ انکی اپنی غلطی ہے ہمیں رشتوں میں توازن کرنا آنا چاہیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ عرصہ بعد انفال کے ددھیال والوں نے اپنا ایک نمائندہ بھیجا اور انفال کی والدہ کو واپس لانے کی بات کہی۔

خیر پھر خدا جانے انکو کیا سوجھی مگر انھوں نے کوشش کی اور ایک بار پھر انفال اپنے گھر واپس آگئی

اب ان کا یہاں آنا اور مزید مشکلات کا سامنا کرنا تو شاید نصیب کی بات تھی، لیکن وقت اور قدرت کو یہی منظور تھا

انفال کی پھوپیوں نے ان سے نا صرف ایک پھوپی کی محبت چھین لی بلکہ اسے ایک ایسی ذہنی تکلیف دی جس میں وہ کئی سال مبتلا رہی

کیا ہمارے چند کڑوے الفاظ لوگوں کے ذہنوں پر اتنے نقش ہو جاتے ہیں کہ ان کو بھلانے میں اتنا وقت لگ جائے

دل توڑنے کے لیے الفاظ کافی ہوتے ہیں، اگر یہی الفاظ دل جوڑنے لگیں... تو اداسی کی جگہ چہروں پر زندگی چمکنے لگے۔

حال کا منظر

اب انفال انھیں باتوں میں کھوئی ہوئی تھی۔امی نے ایک اور آواز دی،"اٹھو بیٹا جی کالج نہیں جانا کیا؟"

"جی،وہ ایک سیکنڈ کے لیے چونک گئی

،والدہ صاحبہ

صبح بخیر

تیاری کرتی ہوں"

Clubb of Quality Content

اس نے لمبا سانس لیا اور اپنی سوچ

کے در کو آج کے لیے بند کر دیا

"میڈم اٹھ جاؤ، کالج سے لیٹ ہو جاؤ گی ورنہ"

انفال لمبی کروٹ لیتی ہے اور بستر سے اٹھ جاتی ہے

تیاری کرتی ہے اور اپنے والد کے ساتھ کالج کے لیے روانہ ہو جاتی

معمول یہی تھا صبح اٹھنا کالج جانا واپس آ کر سب کام مکمل کرنا چاہے کالج کا ہو یا گھر میں

ہاتھ بٹانا اور پھر رات کے وقت اپنے دماغ کے ساتھ لڑائی لڑنا۔

کالج میں وہ ایک نئی لڑکی کو دیکھتی ہے لیکن وہ اپنی دوستوں کے ساتھ مگن ہو جاتی

کے۔۔۔شاید انفال نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا تھا

اسی کالج میں اسکو اسکی کزن، ملیحہ دکھائی دیتی ہے جو اسکی بڑی پھوپی کی بیٹی ہے، وہ اسکے پاس سے گزری اپنے دوستوں کے ساتھ تھی اونچی آواز میں کہنے لگی

"میرے ماموں مجھے سب سے زیادہ اچھا جانتے ہیں"

انفال اسے غور سے دیکھتی ہے

یشمل، (انفال کی دوست): "چلو انفال کچھ کھا کر آتے ہیں، چلو بھی"

وہ اسکو بہلا کر لے جاتی ہے تا کہ سیچویشن خراب نا ہو Situation

"یشمل دیکھو کیسی فضول بات کی اس نے، جب مجھے دیکھتی ہے، تب یہی بات کرتی ہے

کیا مطلب میرے والد اسکو مجھ سے زیادہ چاہتے ہیں

کتنی عجیب بات ہے نا کہ اس کے اپنے والد ہیں لیکن وہ یہ بات ان سے منسلک کیوں نہیں کرتی"۔

خیر انفال اور یشمل کھا پی کر دوبارہ کلاس لینے چلی جاتی ہیں۔

کالج سے واپس آ کر انفال اپنی والدہ سے ساری بات کرتی ہے

بات کرتے کرتے اسے اپنے والد کی بات یاد آتی ہے کہ وہ میری بھانجی ہے اور تم میری بیٹی، دونوں ہی بیٹیوں کی جگہ ہو

یہ سوچ کر اسکی آنکھوں سے آنسو پے در پے نکلتے ہیں اور اسکی امی اسکو سمجھاتی ہیں کہ ایسا نہیں ہے لیکن اسے اپنی آنکھوں کے سامنے وہی جملے نظر آتے ہیں

اچانک ایک اور واقعہ یاد آتا ہے

یہ اس دن کی بات تھی جب کالج کے ایک فنکشن میں انفال کی تقریر تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بہت دنوں سے اس کی تیاری کر رہی تھی، مگر دل میں ایک عجیب سا خوف بیٹھا تھا۔ سب کے سامنے بولنے کا پہلا موقع، وہ بھی اس ماحول میں جہاں اکثر لوگ اسے کمتر محسوس کرواتے تھے۔

انفال نے گھر آ کر دھیمی آواز میں کہا:

"بابا، آپ آئیں گے نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بابا نے اخبار سے نظر ہٹائی، انفال کی طرف دیکھا اور کہا:

کیسے نہیں آؤں گا، بیٹا! تم میرا فخر ہو — میری بہادر بیٹی۔ تم جہاں جاؤ، میں تمہارے ساتھ ہوں

اس لمحہ انفال کی روح میں جیسے ایک پھول سا کھل گیا۔

اگلے دن بابا واقعی آئے۔

سفید قمیص، سادہ سی شلوار، ہاتھ میں انفال کے لیے ایک چھوٹا سا گلاب۔

فنکشن شروع ہوا، انفال کا دل دھڑک رہا تھا، لیکن جب اس کی نظر سب سے پیچھے کھڑے۔۔۔ اپنے بابا پر پڑی — جو صرف اُسے دیکھ رہے تھے، جو اس کی ہمت بنے کھڑے تھے — تو انفال کے اندر جیسے ایک نیا حوصلہ جاگ گیا۔

اس نے تقریر کی، آواز کبھی لرزی، مگر بابا کی موجودگی نے اسے سہارا دیا۔

پروگرام کے اختتام پر سب بچوں کے والدین گئے، مگر بابا وہیں کھڑے رہے۔

انفال ان کے پاس آئی، تو بابا نے وہ گلاب دیا اور کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یاد رکھنا، دنیا کچھ بھی کہے، میری نظر میں تم سب سے خاص ہو۔"

وہ ایک لمحہ، وہ ایک جملہ...

انفال کے دل میں ہمیشہ کے لیے نقش ہو گیا۔

اب اسکا دل ہلکا سا ہو گیا تھا۔ بچپن کی خلش ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی لیکن اسے امید تھی کہ کبھی تو یہ ناانصافی ختم ہو گی

اب اسی سوچ نے اسکے حوصلوں کو بلند کیا

تھوڑی دیر بعد وہ اپنی نانی کے گھر گئی چونکہ اسکے ماموں لوگ اور نانو ایک ہی گھر میں اپنے اپنے پورشنز میں رہتے ہیں۔ وہاں اسے اسکی کزن ملیحہ دوبارہ نظر آتی ہے، انفال اسے دیکھ کر کمرے میں چلی جاتی ہے

وہ موقع دیکھ کر اسکے پیچھے چلی جاتی ہے

"انفال، کیسی ہو؟"

چالاق سی شکل بنا کر ملیحہ اس سے پوچھتی ہے

"ہاں ٹھیک ہوں، تم بتاؤ؟۔" انفال سوال کرتی ہے

"میں بھی ٹھیک ہوں آخر جس کے اتنا خیال کرنے والے ماموں ہوں جو اسے اتنا اچھا جانتے ہوں، وہ تو خوش ہی ہوگی"، ملیحہ کہتی ہے

"تم ہر بات میں میرے ابو کو بیچ میں کیوں لاتی ہو، وہ میرے ابو ہیں اور تمہارے اپنے ابو ہیں جو"۔

یہ کہہ کر انفال اسکی طرف غصے سے دیکھتی ہے

ناولز کلب
Club of Quality Content!

"ہاں لیکن تمہارے ابو مجھے تم سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں"، یہ کہہ کر ملیحہ باہر نکل جاتی ہے۔

انفال اسی کمرے میں بیٹھ کر غصے کو قابو کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ بہت کچھ سوچتی ہے کہ آخر ملیحہ کو اس سے کیا مسئلہ ہے

"وہ کیوں میرا اور اپنا موازنہ کرتی ہے جبکہ وہ مجھ سے بڑی ہے"

انفال اٹھ جاتی ہے،اب قدم مضبوط ہیں

"میں اسے بتاؤں گی کہ یہ ہے کون"،وہ خود سے کہتی ہے

سوچ کا یہ باب بند ہوتا ہے،وہ اپنے ماموں کے کمرے میں جاتی ہے

"اسلام و علیکم ! کیا احال ہیں ماموں، سر کی کھیتی بڑھی نہیں آپکی"،اپنے ماموں کے کم بالوں پر بات کرتی ہے

"تم تو جلتی رہو"،انفال کے ماموں جواب دیتے ہیں

"اچھا!"۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر ماموں کی طرف طنزیہ نگاہ سے دیکھتی ہے

دونوں ہنسنا شروع ہو جاتے ہیں

"اچھا ویسے ماموں آپ کیا دیکھ رہے تھے؟"، اسکے ماموں کا فون استعمال کرنے پر

انفال سوال کرتی ہے

"فیس بک استعمال کر رہا ہوں،

!آؤ بیٹھو"

انفال ان کے ساتھ فون دیکھنا شروع کر دیتی ہے اتنے میں ایک وڈیو سامنے آتی ہے

جس میں لوگوں کی اچانک اموات دکھائی جاتی ہیں،

انفال کچھ خوفزدہ ہو جاتی ہے

تھوڑی دیر بعد اسکی امی اسے آواز دیتی ہیں اور وہ اپنے گھر واپس آجاتی ہے

اب گھر کے کاموں میں امی کا کچھ ساتھ دیتے ہوئے وہ ان سے سوال کرتی ہے،

"امی کوئی انسان اگر نماز نہ پڑھے تو کیا وہ جنت میں جا سکتا ہے؟"

امی نے نرمی سے جواب دیا:

"بات کچھ یوں ہے کہ بے شک! اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے اور معاف کرنے والے ہیں لیکن نماز کا حکم دینے والے بھی تو وہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرنا اگر ہم صرف پانچ وقت کی فرض نماز نہ پڑھ سکیں تو کیا ہمیں یہ سوچنا نہیں چاہیے کہ جو چیز ہمارے لیے اہمیت رکھتی ہے ہم اس کے لیے کوشش کرتے ہیں، تو کیا نماز ہمارے لیے اہمیت نہیں رکھتی؟"

انفال نے ہلکی سی سانس کھینچی اور سر جھکاتے ہوئے کہا:

"لیکن امی اگر ہم نماز پڑھیں لیکن دل سے نہ پڑھیں تو کیا یہ صحیح ہے؟

آخر جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے وفادار بھی تو ہونا چاہیے۔

کسی کے در پر جائیں اور خیالات میں کچھ اور باتیں ہوں، اس سے بہتر نہیں کہ ہم وفادار ہونے تک کا انتظار کریں؟"

امی نے مسکرا کر کہا:

"بیٹی! جب آپ کسی کے سامنے ہی نہ جائیں تو کیا آپ کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو سکتی ہے؟

ہمارا کھلا دشمن شیطان ہے جو ہمیں اسی طرح مایوس کرتا ہے۔ جب ہم کوشش ہی نہ کریں، تو کامیابی کیسی؟

اللہ تک جانے والا راستہ دل کے دروازے سے ہو کر گزرتا ہے،جہاں نیت رہنما بنتی ہے۔

پر۔۔۔۔انفال کچھ کہنے والی تھی کہ اسکی امی نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا

اللہ تک پہنچنے کا راستہ کوشش سے بنتا ہے۔

کوشش کیے بغیر محبت نہیں ملتی،اور عبادت کیے بغیر قربت نہیں ملتی۔"

Clubb of Quality Content!

یہ بات سن کر انفال خاموش ہو گئی۔

وہ کسی گہری سوچ میں کھو گئی اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی۔

وہ سوچتی رہی کہ اگر کبھی اس کی موت کا وقت اس کے سامنے آجائے اور وہ اپنے رب تعالیٰ سے اس حال میں ملے،

تو اس سے بڑی شرمندگی کی بات اور کیا ہو گی؟

جب اللہ تعالیٰ نے اسے اتنی نعمتیں دیں، اتنی چیزوں سے نوازا،

اور اس نے کبھی ایک لمحہ بھی ان نعمتوں کا شکرادا نہیں کیا۔

انفال کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب اس کے دماغ میں ایک ہی خیال گردش کر رہا تھا—

یہ سب سوالات، یہ سب الجھنیں، ان کا جواب صرف وہی دے سکتا ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔

انفال آہستگی سے اٹھی، وضو کیا اور پہلی بار اپنے ہاتھوں سے قرآن کو تھاما۔ دل کی دھڑکن تیز تھی، جیسے یہ ایک نیا سفر شروع ہو رہا ہو، وہ سفر جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے از سر نو لکھا تھا۔

اس نے قرآن کھولا۔ سامنے سورہ بقرہ کی آیت 155 تھی۔ اس نے عربی پڑھی، مگر معنی کے لیے ساتھ رکھی تفسیر کھولی۔ اور جیسے ہی الفاظ اس کی آنکھوں کے سامنے آئے، اس کے سوال کا جواب بھی ظاہر ہو گیا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اور ہم ضرور بالضرور تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف، بھوک، مال، جانوں اور پھلوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود اور رحمت ہے، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

انفال کے دل نے پہلی بار سکون کا لمس محسوس کیا۔ جیسے کوئی دروازہ اندر سے کھلا ہو۔

"تو یہ سب آزمائشیں تھیں... بے سبب نہیں تھیں۔"

اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی، مگر دل میں پہلی بار شکر کا چراغ روشن ہوا۔

لیکن یہ سکون دیرپا نہ رہا۔ ایک اور سوال اندر سے زیادہ شدت کے ساتھ اٹھا، پہلے سے زیادہ خوفناک:

"اگر موت آج آ گئی... تو کیا میں اللہ کے حضور کھڑے ہونے کے قابل ہوں؟

کیا میں جواب دے سکوں گی؟ کیا میری زندگی اس کی اصل کے مطابق گزری ہے؟"

ایک لمحے کے لیے جیسے ارد گرد کی فضا تھم گئی۔ کمرے کی خاموشی اور گہری ہو گئی، اور انفال کے اندر ایک چیخ گونجی:

"نہیں... میں تیار نہیں ہوں!"

یہ "نہیں" محض انکار نہ تھا، یہ پچھتاوے اور خوف کا شور تھا۔ ایک سچائی جس نے اس کی بنیادیں ہلا دیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زندگی تو بیت گئی، لیکن اس نے کبھی رب کو پہچانا ہی نہیں۔ نہ پلٹی، نہ معافی مانگی۔ نہ کوئی سجدہ پورا تھا، نہ کوئی دعا مکمل۔

انفال نے پہلی بار شدت کے ساتھ جانا کہ سب سے بڑی محرومی غربت نہیں، تنہائی نہیں، نفرت یا ناانصافی بھی نہیں...

سب سے بڑی محرومی تو یہ ہے کہ رب کے حضور حاضر ہونے کا وقت آئے

اور انسان تیار نہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال کا دل جیسے زمین پر آگرا ہو، وہ تڑپ اٹھی۔ اسے اب زندگی سے نہیں، بلکہ اپنی غفلت سے ڈر لگ رہا تھا۔ اب وہ موت سے نہیں، موت کے بعد کی حقیقت سے لرز رہی تھی۔ اور یہ لرزہ، یہی وہ لمحہ تھا جہاں اس کی تبدیلی کی جڑیں جمنے لگیں۔ ایک اندرونی چیخ نے جنم لیا— مجھے واپس پلٹنا ہے۔ مجھے اپنی تیاری کرنی ہے۔ مجھے اللہ کے سامنے سچے دل سے حاضر ہونا ہے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اور وہ تیاری... قرآن ہی سے شروع ہونا تھی

دن دوپہر سے شام میں ڈھل رہا تھا۔ سورج کی آخری کرنیں آسمان کو سنہری نارنجی رنگ میں رنگ رہی تھیں، اور فضا میں ایک عجیب سی خاموشی پھیل رہی تھی— وہ خاموشی جو دن کے شور کے بعد دل کو چھو جاتی ہے۔

انفال کھڑکی کے قریب بیٹھی تھی۔ آنکھیں دور خلا میں جمی ہوئی تھیں، اور ذہن ابھی تک ان سوالات کی گرفت میں تھا جو اس کی نیندیں چرا لے گئے تھے۔

موت... آمادگی... اللہ کا سامنا...

اچانک فضا میں وہ صدا گونجی—اللہ اکبر... اللہ اکبر...

مغرب کی اذان کی آواز جیسے ہوا میں تیرتی ہوئی اس کے کانوں تک پہنچی۔

Clubb of Quality Content!

انفال کے دل میں کچھ لرزا۔ اس اذان میں ایک عجیب سی کشش تھی، جیسے ہر لفظ اس کے دل پر دستک دے رہا ہو۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ...

کیا میں واقعی اس شہادت پر قائم ہوں؟

اشھد ان محمداً رسول اللہ...

کیا میں نے نبی ﷺ کی سنت کو جانا بھی ہے؟

اذان کے ہر جملے کے ساتھ انفال کا دل کسی انجانی نرمی سے بھرنے لگا۔

یہ اذان اس نے کئی بار سنی تھی، مگر آج... آج پہلی بار وہ سن نہیں رہی تھی، محسوس کر رہی تھی۔

اذان مکمل ہوئی تو اس نے بے اختیار دل پر ہاتھ رکھا۔ جیسے کچھ بدلنے لگا تھا

اس نے خود سے کہا:

یہی وقت ہے، ابھی کا لمحہ ہے... واپسی کا دروازہ کھلا ہے۔

وہ دھیرے سے اٹھی، اور جائے نماز بچھادی — شام کی سجدہ گاہ پر زندگی کا پہلا سجدہ۔

آنکھوں سے خاموش آنسو بہتے رہے، دل کانپتا رہا، مگر لبوں سے صرف یہی نکلا:

یا اللہ، میں دیر سے آئی ہوں... مگر تیرا در کبھی بند نہیں ہوتا

نماز ختم ہوئی تو وہ کچھ لمحوں تک جائے نماز پر ہی بیٹھی رہی۔ نہ کوئی تسبیح، نہ کوئی رسمی دعا — بس خاموشی۔

لیکن یہ خاموشی اس خاموشی جیسی نہ تھی جو اس کے دل پر چھائی رہتی تھی۔

پہلی بار اس کے اندر سکون اتر رہا تھا — وہ سکون جو الفاظ میں نہیں تھا، جو صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔

Clubb of Quality Content

سجدہ، جو بظاہر صرف جھکنا تھا، دراصل اس کے لیے کچھ چھوڑ دینا تھا...

غم، شکایتیں، ادھورے سوال، اندر کی ٹوٹ پھوٹ — سب جیسے وہ سجدے میں رکھ آئی ہو۔

دل ہلکا ہو چکا تھا۔

آنکھیں نم تھیں مگر دل خشک زمین پر پہلی بار بارش جیسا محسوس کر رہا تھا۔

ناولز کلب

کچھ دیر بعد کمرے کی خاموشی میں رات اترنے لگی۔ آسمان پر ستارے جگمگانے لگے تھے، اور کمرے کی فضا میں جیسے قرآن کی سطر کی نرمی باقی تھی۔

انفال نے ہلکی سی سانس لی، اور اپنے بستر پر آ کر لیٹ گئی۔

آج دل میں کوئی شور نہ تھا، نہ کوئی سوال، نہ ہی وہ خالی پن جس نے اسے دنوں سے جکڑا ہوا تھا۔

یہ رات اس کے لیے معمولی نہ تھی—یہ وہ رات تھی جب اس نے پہلی بار رب کے سامنے دل سے جھک کر سکون پایا تھا۔

آج پہلی بار نیند نے اسے سینے سے لگا کر تھپکیاں دیں۔

وہ سونے جا رہی تھی... لیکن بے حسی میں نہیں، تسکین میں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کی گہرائی دھیرے دھیرے ختم ہو رہی تھی۔ کمرے میں ہلکی سی ٹھنڈک پھیلی ہوئی تھی، اور کھڑکی کے پار آسمان ابھی سیاہی میں ڈوبا ہوا تھا۔ "انفال" نیند کی آغوش میں تھی—وہ نیند جس میں دل بے فکر، اور روح پر سکون ہوتی ہے۔ یہ نیند کل رات کے سجدے کا انعام تھی۔

اسی خاموشی میں یکایک فضا میں اذان کی صدا گونجی:

"اللہ اکبر، اللہ اکبر..."

انفال کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے کروٹ بدلی، شاید پھر سونا چاہا، مگر اذان کی آواز جیسے اس کے دل میں سرور پیدا کر رہی تھی۔

"حی علی الصلاۃ... حی علی الفلاح..."

آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف...

Clubb of Quality Content

وہ کچھ دیر لیٹی رہی۔ پھر آہستہ سے اُٹھی۔ کمرے کی خاموشی میں وضو کا پانی جیسے ہر خیال کو دھو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پڑتے قطرے اسے بیدار کر رہے تھے — جسم کو بھی، دل کو بھی۔

پھر وہ جائے نماز پر آکر بیٹھی۔

کمرے میں روشنی کا نام و نشان نہیں تھا، لیکن اس کے دل میں کچھ روشن ہو رہا تھا۔

نماز کے لیے کھڑی ہوئی تو پہلی "اللہ اکبر" کے ساتھ اس کا دل لرز اٹھا—

یہ لرزنا خوف کا نہیں تھا، یہ قربت کا احساس تھا۔

ہر رکعت میں وہ اپنی ذات سے دور، رب کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔

ہر سجدہ، جیسے صدیوں کی تھکن کو زمین پر رکھ رہا ہو۔

نماز ختم ہوئی تو وہ دیر تک ساکت بیٹھی رہی۔ باہر صبح صادق کا نور پھیلنے لگا تھا۔ پرندوں کی پہلی آوازیں فضا میں اترنے لگیں، اور آسمان کے رنگ دھیرے دھیرے بدلنے لگے۔

یہ صرف فجر کا وقت نہ تھا — یہ ایک نئی روحانی صبح تھی، "انفال" کے لیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ لمحہ ایک وعدہ تھا...

کہ اب دل رب کی طرف جاگا ہے، اور وہی جاگنا اصل زندگی ہے

انفال نے کالج جانے کی تیاری کی پھر ناشتہ کیا اور اپنے والد کے ساتھ سکول کے لیے روانہ ہو گئی۔

وہ آج کچھ گم سم تھی یہ واضح تھا کہ وہ خیالات کی دنیا میں مگن ہے

بریک کی گھنٹی بجتی ہے تو وہ اور اسکی دوستیں گراؤنڈ کی طرف جاتی ہیں وہاں ملیحہ موجود تھی، اپنی عادت سے مجبور وہ کہتی ہے

"انفال تم اپنے ماموں کے ساتھ آءی ہو؟ ہاں بھائی جب تم لوگ ماموں سے لڑائیاں کرو گے تو ماموں تو تمہیں ساتھ نہیں لائیں گے"۔

یہ کہہ کر ملیحہ طنزیہ انداز میں ہنستی ہے۔

"میں ابو کے ساتھ ہی آءی ہوں"، انفال

انفال اسے یہ بول کر وہاں سے آجاتی ہے

سامنے انفال کو وہی لڑکی دکھائی دیتی ہے جسے اس نے پہلے کالج میں دیکھا تھا اب اسے یاد آتی ہے کہ اسکو اس نے اپنے رشتے داروں کی شادی میں دیکھا تھا۔ انفال اس کی طرف تیزی سے قدم بڑھاتی ہے لیکن وہ جا چکی ہوتی ہے اسکی دوستیں اس سے وجہ پوچھتی ہیں تو وہ ٹال دیتی ہے۔

اب وہ سب کلاس میں چلی جاتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ظہر کی اذان ہوتی ہے

ٹیچر اذان کا وقفہ لیتی ہیں

پھر کچھ لڑکیاں نماز پڑھنے کے لیے جاتی ہیں انفال بھی ان کے ساتھ ہو لیتی ہے، اس کی سہیلیاں اسے غور سے دیکھتی ہیں یقیناً یہی سوچ رہی ہوں گی کہ

انفال اور نماز

خیر سب لڑکیاں نماز پڑھ کر اٹھتی ہیں لیکن انفال وہیں بیٹھی رہتی ہے

وہ کچھ تسبیحات پڑھتی ہے اپنے دل کی کچھ باتیں اللہ تعالی سے شیئر کرتی ہے اور اس لڑکی کے بارے میں سوچتی ہے کہ کیا وہ اس سکول میں پڑھتی خیر وہ خود سے کہتی ہے کہ شاید اس کا وہم ہو وہ کوئی اور لڑکی ہو۔ اب وہ جاءے نماز سے اٹھتی ہے اور اپنی کلاس کی طرف لوٹ چلتی ہے جب وہ کلاس میں داخل ہوتی ہے تو اس کی دوستیں اس کو بڑے غور سے دیکھ رہی ہوتی ہیں جیسے کہ اس نے کوئی نیا کارنامہ سرانجام دیا ہو یا جیسے اس نے کوئی غیر متوقع چیز کر دی ہو۔ انفال اپنی کرسی پہ بیٹھتی ہے

اس کی سہیلیاں، جو اکثر اسے خاموش، الگ تھلگ یا لاپرواہ سی دیکھتی تھیں، حیرت سے اسے دیکھتی رہیں۔

ایک نے ہنستے ہوئے کہا، "انفال؟ تم؟ نماز؟ خیریت ہے؟"

دوسری نے شرارت سے کہا، "کیا ہوا، کوئی خواب آ گیا؟"

انفال کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

لیکن آنکھیں گہری تھیں... کچھ کہہ رہی تھیں۔

اس نے دھیرے سے جواب دیا:

کبھی کبھی زندگی ہمہیں جھنجھوڑ کر جگاتی ہے۔۔۔اور پھر ہم اُٹھ کر وہ سب کرنے لگتے ہیں، جو ہمہیں اصل میں جینا سکھاتا ہے۔

نماز"... بس وہی پہلا قدم ہے،اللہ کی طرف لوٹنے کا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔

کوئی ہنسی نہیں،کوئی شرارت نہیں۔

صرف خاموشی،حیرت،اور انفال کے چہرے پر وہ نرمی جو کسی نئے سفر کی پہلی روشنی ہو۔

اتنے میں ایک لڑکی انفال کی کلاس میں آتی ہے اور ٹیچر سے کہتی ہے کہ اسے کو بھیج

دیں

اس لڑکی کے تاثرات ٹھیک نہیں تھے۔ گھبراہٹ اسکے چہرے سے عیاں تھی۔

انفال اس سے پوچھتی ہے کیا ہوا؟

وہ بغیر کوئی جواب دیے اسکا ہاتھ مضبوطی سے

تھام لیتی ہے اور اسے اپنے ساتھ لے جاتی ہے، انفال اسکی طرف حیرانی سے دیکھتی ہے

کیا ہوا۔۔۔

کدھر جا رہی ہو

کوئی مسئلہ ہوا ہے۔۔۔۔۔

انفال اس سے پوچھتی ہے

اسکی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلتے ہیں جو کہ انفال کی پریشانی اور بڑھا دیتے ہیں

Clubb of Quality Content!

اتنے میں کالج کا مین گیٹ آجاتا ہے

انفال کی ٹیچر کے ہاتھ میں کچھ ہوتا ہے

ابو!

اسکے منہ سے بے اختیار نکلتا ہے۔۔۔۔ایک لمحے کے لیے جیسے تمام جہان کا بوجھ اسکے اوپر رکھ دیا گیا ہو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ میرے ابو کا فون ہے

انفال دھیمی۔۔ڈری ہوئی آواز میں کہتی ہے

اسکی ٹیچر اسکے ہاتھ میں وہ فون تھما دیتی ہے

اور باہر پارکنگ کی طرف جلدی سے قدم بڑھاتی ہے

انفال بھی ٹیچر کے پیچھے دوڑتی ہے

لیکن سامنے کا منظر عجیب ہوتا ہے جب وہ روڈ پر لوگوں کی بھیڑ دیکھتی ہے

ناولز کلب
Club of Quality Content

دوڑتے ہوئے وہ بھیڑ کے پاس جاتی۔۔۔۔ سب لوگ سائیڈ پر ہٹ جاتے ہیں

اور انفال کے سامنے اسکے والد خون میں لتے پتے سڑک پر بے حوش پڑے ہوتے ہیں

ایک لمحے کے لیے وہ سکتے میں چلی جاتی ہے جیسے یہ کوئی برا خواب ہو

لیکن نہیں یہ حقیقت ہے

وہ زور سے بلا ناغہ ایک ہی نام لیتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یا اللہ۔۔۔۔۔

مدد

وہ اس یقین سے رب تعالیٰ کو پکارتی ہے جیسے کوئی نہایت قریبی ہستی ہو

جسے وہ بہت گہرائی سے جانتی ہو

جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا اسکا کوئی ساتھیء کوئی ہمدرد نا ہو

وہ اپنے والد کے زخم پر اپنا رومال رکھتی ہے تاکہ بہتے ہوئے خون کو روک سکے

اتنے میں اسکے والد کے دوست وہاں گاڑی لے کر آجاتے ہیں

اسکے والد کو سب اٹھا کر گاڑی میں لیٹاتے ہیں

انفال بھی والد کے ساتھ گاڑی میں چلی جاتی ہے

Clubb of Quality Content

ہسپتال پہنچتے ہی انفال کے والد کو ایمرجنسی میں لے جایا جاتا ہے

ڈاکٹر سب لوگوں کو روم سے باہر بھیج دیتے ہیں

وہ اپنے والد کے فون سے گھر میں کال کرتی ہے

گھر سے کوئی کال نہیں اٹھاتا

شاید ان کو کسی نے بتا دیا ہوء

وہ یہ سوچتی ہے اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہتی ہے

Clubb of Quality Content

اتنے میں اس کے گھر والے سب آجاتے ہیں

وہ سب انفال سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ہوا ہے۔

انفال کی آنکھ سے آنسو ٹپکتا ہے اور وہ کچھ نہیں کہہ پاتی۔

اس کے والد کے دوست گھر والوں کو سب بتاتے ہیں۔

اتنے میں ڈاکٹر ایمرجنسی سے باہر آتے ہیں اور انفال ان کو دیکھتے ہی پوچھتی ہے:

"سرء میرے بابا کیسے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"وہ ٹھیک ہو جائیں گےء آپ سب دعا کریں۔ ابھی ان کی حالت کریٹیکل ہے۔ اگلے بارہ گھنٹے میں اگر انھیں ہوش نہ آیا تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔"

یہ کہہ کر ڈاکٹر چلے جاتے ہیں۔

سب لوگ رونے لگ جاتے ہیں۔

انفال کہتی ہے:

"کچھ نہیں... آپ سب دعا کریں۔رونے سے کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔"

Clubb of Quality Content!

یہ کہہ کر انفال وہاں سے آجاتی ہے اور وضو کر کے جائے نماز بچھا لیتی ہے۔

ہاتھ اٹھاتی ہے... اور پھر وہ دعا جو کسی کتاب سے نہیں، دل کی تہہ سے نکلتی ہے:

"یا اللہ! میرے بابا کو بچالے... ان کے بغیر یہ زندگی کچھ بھی نہیں۔ یا رب! میں تجھ سے مانگ رہی ہوں... تجھ سے ہی مانگ سکتی ہوں... تو ان کا سایہ مجھ پر باقی رکھ، یا ربی، تو تو قادر مطلق ہے...!"

لفظ لفظ آنسو بن کر بہہ رہا تھا۔

وہ سجدے میں گئی، اور ایسا سجدہ کیا جو اس کی زندگی کا پہلا "دل کا سجدہ" تھا۔

Clubb of Quality Content

"یا اللہ! مجھے ان کی ضرورت ہے، مگر اگر تیرا فیصلہ کچھ اور ہے، تو مجھے صبر بھی دے... لیکن یا رب، میرے دل کی فریاد سن... بس ایک موقع اور دے دے۔"

انفال کے آنسو جائے نماز پر ٹپک رہے تھے۔

اس لمحے وہ کوئی بچی نہیں رہی تھی—وہ ایک بندہ بن چکی تھی، رب کے حضور جھکی ہوئی، بالکل بے بس، لیکن مکمل یقین سے بھرپور۔

رات کے دو بج چکے تھے۔

اسپتال کی روشنی کم، لیکن انفال کی آنکھوں میں اُمید کی ایک چمک تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کبھی وہ سورہ یٰسین پڑھتی،

کبھی درود شریف،

کبھی بس خاموشی سے والد کے کمرے کی طرف دیکھتی۔

"یارب، جس نے مجھے زندگی کے ہر خوف میں تھاما وہ شخص اب خود بے بس ہے۔ تو اسے زندگی کی سانس واپس عطا کر دے۔"

نرس کمرے سے باہر آتی ہے:

"...پیشنٹ نے آنکھیں ہلکی سی کھولی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال بے اختیار آنکھیں بند کر کے کہتی ہے:

"!شکر ہے تیرا، میرے رب"

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر اجازت دیتا ہے کہ صرف ایک بندہ اندر جا سکتا ہے۔

سب کی نظر انفال کی طرف جاتی ہے۔

ماں آہستہ سے کہتی ہیں:

"!جاؤ بیٹا... تم ہی ان کا حوصلہ ہو"

انفال اندر جاتی ہے۔

ہسپتال کا بیڈ، مشینوں کی آواز، آکسیجن کا ماسک، مگر ان سب میں وہ چہرہ جو آج زندگی اور موت کی دہلیز پر کھڑا تھا۔

انفال آہستہ سے ان کا ہاتھ تھامتی ہے:

"بابا... آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میرے ساتھ ہوں گے... میری کامیابی میں، ہر دعا میں۔ پلیز... پلیز بابا، واپس آجائیے۔"

Clubb of Quality Content

انفال کے والد آنکھ کھولتے ہیں... ہلکی سی مسکراہٹ... اور بمشکل ایک لفظ:

"انفال..."

یہ سن کر انفال کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل پڑتے ہیں۔

شاید اس لمحے رب نے اس کی دعا سن لی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ماں کی آواز آتی ہے باہر سے۔

وہ آہستہ سے ان کا ہاتھ چومتی ہے، اور آنکھوں میں آنسو لیے کمرے سے باہر آجاتی ہے۔

جیسے ہی وہ وارڈ کے باہر آتی ہے، اپنی ماں کے ساتھ بینچ پر بیٹھ جاتی ہے۔

تینوں بھائی—باسم، سالم، اور مہر—بھی وہیں موجود ہوتے ہیں۔

سکون اور بے چینی کی کشمکش میں وقت تھم سا جاتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد، ڈاکٹر وارڈ میں داخل ہوتے ہیں—چیک اپ کے لیے۔

انفال اپنی ماں کے کندھے سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرتی ہے، لیکن دل میں دعا مسلسل رواں ہوتی ہے۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلتا ہے۔

ڈاکٹر باہر آتے ہیں۔

سفید کوٹ، تھکے چہرے پر نرمی۔

انفال فوراً اُٹھتی ہے۔

اس کے بھائی بھی تیزی سے قریب آجاتے ہیں۔

انفال کی آنکھوں میں التجا ہے:

"سر... میرے ابو؟"

ڈاکٹر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہیں:

"الحمد للہ، اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔ حالت ابھی ٹھیک ہے اور زندگی کو فی الحال خطرہ نہیں۔ ہوش میں آنے میں وقت لگے گا، مگر بہتری کی امید ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب کی آنکھوں سے شکر کے آنسو بہنے لگتے ہیں۔

انفال کا بھائی مہر آہستگی سے کہتا ہے:

"اللہ تیرا کرم..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال کی ماں اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتی ہیں:

"یاربّ، شکر ہے تیرا... تُو ہی مشکل کشا ہے۔"

باسم—بڑا بھائی—تھوڑا سا پیچھے ہو کر فون نکالتا ہے اور گھر فون کرتا ہے:

"پھپھو... بابا خطرے سے باہر ہیں۔ اللہ نے رحم فرمایا ہے۔"

فضا میں جیسے سکون اُتر آتا ہے، دعاؤں کے بدلے اللہ نے زندگی واپس عطا کی تھی۔

رات کا وقت بیت چکا تھا، ہسپتال کی راہداریوں میں سناٹا تھا، لیکن دلوں میں ایک نئی امید کا چراغ جل چکا تھا۔

انفال کی ماں نے نمازِ تہجد ادا کی، انفال اور اس کے بھائیوں نے نوافل اور شکرانے کی دعائیں مانگیں۔

اسی حالت میں صبح کی روشنی نمودار ہونے لگی۔

ہسپتال کی راہداری میں کچھ بھاگ دوڑ سی محسوس ہوئی۔

دروازہ کھلتا ہے...

انفال کی چاروں پھوپیاں اندر داخل ہوتی ہیں—لباس میں عجلت، چہرے پر غصہ، اور زبانوں پر زخم۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ان کے ساتھ ان کے شوہر بھی ہوتے ہیں، لیکن خاموش۔

پہلی پھوپی، جو مزاج کی تیز تھیں، اندر جاتے ہی چلّا اٹھتی ہیں:

"یہی دن دیکھنا باقی رہ گیا تھا! ہمارے بھائی کو اس حال میں دیکھ کر بھی تم سب آرام سے بیٹھی ہو؟"

انفال گھبرا کر کھڑی ہوتی ہے،

باسم آگے بڑھتا ہے، کہ بات سنبھال لے—

لیکن تب تک دوسری پھوپی بول پڑتی ہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال، تمہیں شرم آنی چاہیے۔ تمہاری ضد، تمہارا کالج، تمہاری آزادی—سب نے ہمارے بھائی کو سڑک پر پھینک دیا۔

"اگر گھر میں ہوتی تو شاید یہ سب نہ ہوتا۔"

انفال کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔

کچھ بولنے کی کوشش کرتی ہے

لیکن تیسرے لمحے تیسری پھوپی آگے بڑھتی ہیں—

اور ایک زوردار تھپڑ انفال کے چہرے پر مار دیتی ہیں۔

چند لمحے کے لیے پورا ماحول جم جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال کی ماں بے ساختہ اٹھتی ہیں:

"کیا یہ وقت ہے ایسے الزامات اور مار پیٹ کا؟

ہماری بیٹی نے بابا کے خون میں ہاتھ بھگوئے،ان کے لیے روئی،دعائیں کیں...اور

اب؟"

انفال آنکھوں میں آنسو لیے

چپ چاپ کھڑی رہتی ہے۔

پھر ایک گہری سانس لے کر

اپنا سر بلند کرتی ہے

اور آنکھوں میں ایک ناقابِل شکست روشنی لیے کہتی ہے:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے کبھی کسی سے شکایت نہیں کی... مگر اگر میرے رب نے میرا حساب تمہارے ساتھ کھولا... تو سنبھالنا خود کو۔"

پورا ماحول خاموش ہو جاتا ہے۔

مہر اور سالم آگے بڑھتے ہیں
انفال کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہیں۔

باسم پھوپیوں کی طرف دیکھتے ہوئے صرف اتنا کہتا ہے:

"بس بہت ہو گیا—ہمارے بابا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور آپ یہاں لڑائی کر رہی ہیں؟

اگر دعا نہیں دے سکتیں، تو زخم بھی مت دیں۔"

کچھ لمحے وہ ہسپتال کے ایک سنسان راہداری میں جا بیٹھی۔ اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

مگر دل... دل خاموشی سے کچھ اور کہہ رہا تھا۔

وہ دل جو کبھی قرآن سے دور تھا، اب آیتوں کی طرف پلٹ رہا تھا۔

جیسے ہر طعنہ، ہر الزام، اس کے دل کو رب کے قریب دھکیل رہا ہو۔

اسی سب میں باسم اس کے پاس آکر بیٹھتا ہے۔ حالم اور مہر بھی قریب آتے ہیں۔ تینوں بھائی اس کے گرد ایک دیوار کی مانند ہو جاتے ہیں۔

باسم کا لہجہ نرم ہوتا ہے:

"انفال، ہم جانتے ہیں تمہاری کوئی غلطی نہیں... اور تم نے جو برداشت کیا ہے، وہ شاید ہم میں سے کوئی بھی نہ سہہ پاتا۔"

"محبت تھی بابا کو مجھ سے..."

انفال کی آواز لرزتی ہے،

"لیکن اُن کے اور میرے درمیان جو خلا تھا، وہ کسی اور کا بویا ہوا تھا... میں تو بس ان کی بیٹی تھی۔

محبت کو سمجھنے میں دیر دیر ہو گئی ہے لیکن یقینا میں اپنے والد کی محبت کو دوبارہ پا لوں گی اور ایسا کرنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا یقینا اگر اللہ تعالیٰ ساتھ ہوں تو۔"

Clubb of Quality Content

انفال کے چہرے پر ایک مضبوطی ابھرتی ہے۔ وہ اٹھتی ہے، اپنے دوپٹے کو سنبھالتی ہے، اور دھیرے قدموں سے بابا کے روم کی طرف چلتی ہے۔

ہر قدم کے ساتھ وہ اندر سے جھک رہی ہوتی ہے...

لیکن اس جھکنے میں شکست نہیں، سجدے کا آغاز ہوتا ہے۔

Clubb of Quality Content

بابا کی حالت کچھ سنبھل چکی تھی۔ ڈاکٹرز نے وقتی طور پر آرام کا مشورہ دیا تھا۔ اس لیے سب لوگ اُنہیں گھر لے آئے تھے۔ گھر میں خاموشی تھی لیکن اس خاموشی میں ایک انجانی کشمکش چھپی ہوئی تھی — جیسے طوفان سے پہلے کی خاموشی۔

انفال ایک کونے میں بیٹھی خاموشی سے قرآن کی تلاوت کر رہی تھی۔ اُس کی آواز میں درد بھی تھا اور تسکین بھی۔ جیسے وہ ہر لفظ میں رب تعالیٰ سے نئی روشنی مانگ رہی ہو۔

اچانک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک کے بعد ایک... سب پھوپیاں اندر داخل ہوتی ہیں۔ ان کے چہروں پر بظاہر فکر مندی، لیکن اندر سے وہی پرانا غرور اور زہر چھپا ہوا تھا۔

بڑی پھوپی سب سے آخر میں آتی ہیں—وہی جنہوں نے ہمیشہ ملیحا کو آسمان پر بٹھایا اور انفال کو زمین میں گاڑنے کی کوشش کی۔ ان کے ساتھ ملیحا بھی تھی، آنکھوں میں مصنوعی آنسو اور لہجے میں شکایت کا زہر۔

پھوپی نے صوفے پر بیٹھتے ہی بات شروع کی

کیا بتاؤں بھیا،

انفال کو تم نے بہت آزاد چھوڑ رکھا تھا۔ کالج، اپنی مرضی، اب دیکھ لو نتیجہ... تمہارے ساتھ جو ہوا، وہ بھی اُس کی لاپروائی کا صلہ ہے۔

انفال نے آنکھیں بند کیں۔ وہ ہر بار کی طرح خاموش رہ سکتی تھی، لیکن اب نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی لمحے ملیحہ آگے بڑھی

ماموں، میں نے آپ کا ہمیشہ خیال رکھا۔ آپ کی دعائیں لیں۔ لیکن آپ نے جس کو سب کچھ دیا، اُس نے آپ کا کیا حال کیا؟

انفال نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔ نظریں سیدھی ملیحہ کی آنکھوں میں ڈالیں۔

"بس کرو ملیحہ۔ اگر خیال رکھنا نمائش کے لیے ہو، تو وہ قربانی نہیں، تجارت ہوتی ہے۔"

ملیحا آگے بڑھی اور غصے میں ہاتھ اٹھایا، لیکن انفال نے پہلی بار... اُس ہاتھ کو پکڑ لیا۔

"میں نے بہت کچھ سہا ہے، خاموشی سے... لیکن آج، میں خود کو دفن ہونے نہیں دوں گی۔"

کمرے میں سناٹا چھا گیا۔

Clubb of Quality Content!

باسم،سالم اور مہر اندر داخل ہوئے۔ تینوں اپنی بہن کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ جیسے اعلان ہو کہ اب وہ تنہا نہیں ہے۔

انفال نے سر اٹھایا،بابا کی طرف دیکھا

"مجھے اُن کی محبت کو پانے کے لیے کسی کو نیچا دکھانے کی ضرورت نہیں۔

اگر میرا رب میرے ساتھ ہے، تو کوئی الزام،کوئی طعنہ،مجھے توڑ نہیں سکتا۔"

مگر یہ منظر اُن کے لیے ایک واضح پیغام تھا:

انفال اب وہ انفال نہیں رہی... اب وہ اپنے رب کی طرف لوٹ چکی ہے—اور اُس کی روشنی کسی کے زہر سے مدھم نہیں ہو سکتی۔

انفال اپنے کمرے کی طرف چلتی ہے۔

راستے میں پھوپیوں کی آوازیں آتی ہیں، کچھ کھسر پھسر، کچھ تھکن زدہ شکوے...

لیکن انفال اب ان آوازوں سے نہیں ڈولتی۔

کیونکہ وہ جانتی ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ لوگ میری کہانی کے کردار ہو سکتے ہیں... لیکن میری داستان کا انجام میں خود لکھوں گی۔"

باہر بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں کھڑکی سے ٹکرا رہی ہیں۔

انفال کھڑکی کے پاس آ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ دیکھتی ہے، کیسے ہر بوند مٹی سے مل کر خوشبو بن رہی ہے۔

اس کے دل سے ایک دعا نکلتی ہے—بے لفظ، بے آواز۔

اتنے میں باسم آتا ہے۔

وہ ایک کپ چائے انفال کو تھما دیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سب تھک گئے ہیں، اور تم بھی..."

انفال خاموشی سے چائے تھام لیتی ہے۔

"مجھے بس یہ کہنا ہے..."باسم رکتا ہے،"... کہ تم تنہا نہیں ہو۔ نہ پہلے، نہ اب، اور نہ آئندہ۔"

انفال اپنے دل میں جیسے کہتی ہے:

"میں نے اپنی تنہائی کو پہچان لیا ہے... اور پھر رب کو اُس میں موجود پایا ہے۔ اب کسی کے الزام سے میرا عکس نہیں بگڑتا، کیونکہ میں نے اپنا چہرہ روشنی میں دیکھا ہے۔"

انفال کی آنکھوں میں اب کوئی لرزش نہیں...

وہ جان چکی تھی:

سکون دنیا کے منہ موڑنے میں نہیں، رب کے قریب ہونے میں تھا۔

"کچھ زخم شور نہیں مچاتے... صرف اندر سے انسان کو بدل دیتے ہیں..."

ہلکی ہلکی روشنی شام کا اختتام کرتے ہوئے رات کی نوید لاتی ہے۔

اگلے دن کی صبح انفال بابا کا حال دریافت کرنے جاتی ہے۔

Clubb of Quality Content!

وہ خاموشی سے دروازہ کھولتی ہے۔

بابا بستر پر نیم دراز ہیں۔ چہرے پر نقاہت ہے، مگر آنکھوں میں روشنی...

زندہ، جاگتی، دیکھنے والی آنکھیں۔

انفال دھیرے قدموں سے اندر آتی ہے۔

بابا اُس کی طرف دیکھ کر مدھم آواز میں کہتے ہیں:

بابا:

"انفال... تم آ گئیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ لمحے بھر کو رُکتی ہے، اور پھر جیسے برسوں کے ضبط کو نظر انداز کرتے ہوئے اُن کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

انفال:

"میں گئی ہی کہاں تھی، بابا...

بس وقت کے شور میں آپ کی آواز سنائی نہیں دی،

اور میری خاموشی آپ نے شاید سُننے کی کوشش نہیں کی۔"

بابا آہستہ سے اُس کا ہاتھ تھامتے ہیں۔

چند لمحوں تک کمرے میں خاموشی چھا جاتی ہے،

بس دل کی دھڑکنیں اور ماضی کی باز گشت سنائی دیتی ہے۔

بابا:

"مجھے لگتا رہا... تم بدل گئی ہو...

پر شاید میں ہی وہ راستہ نہ دیکھ پایا جس پر تم چل رہی تھی۔"

انفال:

"نہیں بابا...

میں نے خود کو بھی بہت دیر سے پہچانا۔

لیکن اب میں اپنی پہچان کو کھونا نہیں چاہتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بابا آنکھوں میں نمی لیے اُسے دیکھتے ہیں،

جیسے برسوں کا کوئی قرض آج ادا ہو رہا ہو۔

انفال دھیرے سے کہتی ہے:

کبھی کبھی وہ لمحے، جنہیں ہم 'اختتام' سمجھتے ہیں،

وہی اصل میں 'آغاز' ہوتے ہیں۔

بابا ایک تھکی ہوئی، مگر دل سے نکلی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلاتے ہیں۔

بابا:

"تو... کیا اب ہم دوبارہ شروع کر سکتے ہیں؟"

انفال کے ہونٹوں پر روشنی سی اُترتی ہے۔

انفال:

Clubb of Quality Content
novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں بابا... لیکن اس بار، میں آپ کا ہاتھ نہیں چھوڑوں گی۔

اور چاہے کوئی کتنا بھی زہر بھرے، میں اب خود اپنی سچائی بن چکی ہوں۔"

اور پس منظر میں، جیسے دل کہہ رہا ہو

محبت کو سمجھنے میں دیر ہو جائے تو وہ کمزور نہیں پڑتی

بلکہ گہری ہو جاتی ہے۔

انفال اپنے والد سے اب جانے کی اجازت لیتی ہے اور پھر ان کا ہاتھ چوم کر کمرے سے باہر آجاتی ہے۔

اسی وقت دروازہ کھلتا ہے، اور بڑی پھوپی اپنے خاص انداز میں اندر داخل ہوتی ہیں۔ اُن کے ساتھ ملیحہ بھی تھی—وہی ملیحہ جسے ہمیشہ سے انفال کے مقابل پیش کیا گیا، جسے ہمیشہ "بہتر" ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔

انفال نے ان دونوں کو دیکھا، ادب سے سلام کیا، اور آہستہ قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

انفال جیسے ہی دروازہ بند کرنے لگتی ہے،

ملیحہ قدم تیز کر کے پہنچتی ہے اور دروازہ روک لیتی ہے۔

ملیحہ:

"تو اب تم ہیرو بننے لگی ہو؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس تھوڑے سے وقت میں سب کا دل جیت لیا؟

کیا ہوا... آخر تم سے تو محبت نہیں کی نا انہوں نے جیسے مجھ سے کی؟"

انفال ایک لمحے کے لیے اُسے دیکھتی ہے—

نہ حقارت سے، نہ افسوس سے... بس مکمل خاموشی کے ساتھ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال (ٹھہرے لہجے میں):

"محبت مقابلے کی چیز نہیں ہوتی، ملیحہ...

یہ کوئی فیشن شو نہیں کہ کون زیادہ خوبصورت یا فرمانبردار لگتا ہے۔

میں اپنے بابا سے خفا تھی، یہ سچ ہے۔

لیکن تم نے وہ خلا بھرا نہیں... تم نے اسے گہرا کیا۔

پھوپیاں جو الفاظ دیتی رہیں، تم اُن سے زیور بناتی رہی۔

اور میں... چپ رہی۔"

ملیحہ اپنے جھوٹے آنسوں کے ساتھ انفال کے بابا کے پاس جاتی ہے۔

چہرے پر معصومیت کی ایک مصنوعی چادر اوڑھے، کہتی ہے:

Clubb of Quality Content

"ماموں... مجھے تو سمجھ نہیں آتا، انفال کو مجھ سے اتنی نفرت کیوں ہے۔

میں تو صرف اس سے بات کرنے گئی تھی، لیکن اس نے میرے ساتھ... بہت بدتمیزی کی۔

ایسا رویہ تو کوئی غیروں کے ساتھ بھی نہ کرے۔

میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ آپ کا خیال رکھا کریں، بس!"

وہ تھوڑا سا اور روتی ہے، جیسے خود کو مظلوم بنانے کی پوری اداکاری کر رہی ہو۔

انفال کو بلایا جاتا ہے۔ وہ آہستہ سے اندر آتی ہے۔

بابا کی آنکھوں میں سوال ہوتا ہے، شاید تھوڑا سا دکھ بھی۔

Clubb of Quality Content

ملیحہ پھر اپنا وار دہراتی ہے:

"دیکھیں نا، ماموں، یہ روز میری بے عزتی کرتی ہے، نہ سلام، نہ بات چیت۔

آپ کے سامنے تو شاید چپ رہتی ہے، لیکن پیچھے سے اس کے تیور بدل جاتے ہیں۔

میں نے تو ہمیشہ اس کو بہن سمجھا، لیکن اس نے کبھی مجھے وہ عزت نہیں دی۔"

انفال چند لمحوں تک خاموش رہتی ہے۔

پھر وہ آہستگی سے آگے بڑھتی ہے۔

بابا کے قریب کھڑے ہو کر، سادگی سے بولتی ہے — آواز میں نہ اونچ نیچ، نہ غصہ، صرف سچ کا وزن ہوتا ہے:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انفال:

"بابا... اگر سچائی کو زبان نہ ملے،

تو جھوٹ چیخنے لگتا ہے۔

اور جو چیختا ہے، وہ اکثر بے گناہ نہیں ہوتا۔

یہ کہتی ہے میں نے عزت نہیں دی—

میں تو خود اپنے وجود کی بے عزتی سہتی رہی۔

میری خاموشی کو بدتمیزی کا نام دیا گیا،

میرے ہنسنے پر تمسخر، اور رونے پر الزام لگا۔

لیکن میں پھر بھی چپ رہی،

کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کے دل میں میری کوئی شکایت آجائے۔

بابا، محبت، الزام سے چھن نہیں جاتی——

اور جھوٹ، جتنا مرضی رو لے، سچ کے سامنے جھک جاتا ہے۔

میں آج بھی وہی انفال ہوں— جس نے کبھی کسی کو بددعا نہیں دی۔

اور نہ ہی کسی کی نفرت کو دل میں جگہ دی۔"

بابا کے چہرے پر ایک کیفیت ابھرتی ہے—(جیسے وہ پہلی بار سب کچھ سمجھنے لگے ہوں)۔

"جب میں ہسپتال میں تھا، تم وہاں آئی تھی"

"ماموں وہ..."، ملیحہ کوئی بہانہ بنانے لگتی ہے

"نہیں۔۔۔، تم وہاں نہیں تھی"، انفال کے والد جیسے سب سمجھ چکے ہوں

وہ ملیحہ کی طرف نہیں، انفال کی آنکھوں میں دیکھتے ہیں۔

پھر دھیرے سے کہتے ہیں:

"ملیحہ بیٹا، تم سے پہلے میں اپنی بیٹی کی بات سن چکا ہوں۔

اور اس بات میں کوئی جھوٹ نہیں تھا۔"

وہ تھوڑا رُک کر کہتے ہیں،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم جو کچھ کہنا چاہ رہی ہو،

اس سے زیادہ میں دیکھ چکا ہوں...

اور اب میں فیصلہ سنانے نہیں، سچائی کو اپنانے آیا ہوں۔۔۔۔ جب میں ہسپتال میں تھا، انفال میرے ساتھ تھی، تم کہاں تھی؟۔۔۔ تمہارے جھوٹ کو نا جانے میں کیسے نہ سمجھ پایا۔

آئندہ انفال کے بارے میں غلط بات کہنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ تم میری تربیت پر سوال اٹھا رہی ہو۔۔۔"

انفال کے چہرے پر ہلکی سی روشنی سی چھا جاتی ہے۔

اور ملیحہ... پہلی بار خود کو بے نقاب محسوس کرتی ہے۔

وہ ایک قدم پیچھے ہٹی، اس کا غرور ٹوٹنے لگا۔ وہ وہاں مزید نہ ٹھہر سکی اور خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

کسی متکبر انسان کے لیے اس کے غرور اور تکبر کا چھن جانا سب سے بڑی اذیت ہے اور ملیحہ اب اس سب کا مزہ چکھ رہی تھی کیونکہ جو ملمع اس نے چڑھایا تھا وہ اتر چکا تھا۔۔۔

اگلے دن، گھر میں ایک عجیب سی خاموشی ہوتی ہے۔

پھوپیاں اپنے کمروں میں مصروف ہیں،

ملیحہ کسی کام میں الجھی ہوئی ہے،

اور انفال صحن میں جائے نماز بچھا کر بیٹھی ہوتی ہے۔

Clubb of Quality Content

باسم قریب آ کر کہتا ہے:

"دل ہلکا لگ رہا ہے؟"

انفال ہلکا سا مسکرا کر کہتی ہے:

"اب سمجھ آئی ہے... سجدے انسان کو جھکاتے نہیں، اٹھاتے ہیں۔"

بارش کی ہلکی بوندیں صحن میں گرنے لگتی ہیں... (جیسے فضا بھی گواہ بن گئی ہو)۔

انفال وہاں سے اٹھتی ہے اور آہستہ قدموں سے بابا کے کمرے کی طرف بڑھتی ہے۔

بابا نیم دراز حالت میں تھے۔ ان کی طبیعت میں ابھی بھی نقاہت تھی مگر آنکھوں میں سکون تھا، جو انفال کے لبوں پر خاموش مسکراہٹ لے آیا۔

"بابا، میں آج کالج چلی جاؤں؟"

انفال دھیمے لہجے میں اجازت مانگتی ہے۔

بابا اُسے دیکھ کر آہستہ سے کہتے ہیں:

"ہاں بیٹا، جاؤ۔"

انفال چہرے پر اطمینان ہوتا ہے۔

وہ جھک کر والد کے ہاتھ کو چومتی ہے، اور باہر آجاتی ہے۔

کالج کے لیے تیار ہوتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باہر سالم کھڑا تھا، کالج چھوڑنے کے لیے۔

"تیار ہو؟" سالم نے پوچھا۔

انفال نے سر ہلایا، اور دونوں گھر سے نکل گئے۔

کالج میں داخل ہوتے ہی جیسے سب نگاہیں انفال کی طرف اٹھتی ہیں۔

ٹیچرز اور چند کلاس فیلوز اس سے اس کے والد کی خیریت پوچھتے ہیں۔

"اللہ کا شکر ہے، وہ اب بہتر ہیں۔"

انفال نرمی سے جواب دیتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وقفے میں جب کلاس خالی ہوتی ہے، انفال لان کی طرف نکلتی ہے۔

اتنے میں ایک چہرہ نظر آتا ہے... وہی لڑکی—وہی چپ چپ سی لڑکی، جسے انفال نے ایک شادی میں دیکھا تھا، مگر اس وقت پہچان نہ پائی تھی۔

وہ لڑکی بھی اُسے دیکھ کر رک جاتی ہے۔

انفال کچھ لمحے اُسے دیکھتی ہے... پھر آگے بڑھتی ہے۔

"السلام علیکم..."

انفال نے نرمی سے سلام کیا۔

لڑکی نے پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھا، اور ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"تم نے مجھے نہیں پہچانا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انفال کے چہرے پر ہلکی سی الجھن ابھری:

"پہچانا تو ہے... لیکن پوری طرح یاد نہیں آ رہی۔"

لڑکی نے آہستگی سے کہا

"میں وہی ہوں، جسے تم نے اپنے رشتہ دار کی شادی میں دیکھا تھا،وہ ہمارے بھی جاننے والے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی، جیسے کوئی بھولی پہچان واپس آئی ہو۔

انفال:"تمہارا مزاج بہت خوبصورت ہے دھیما دھیما۔۔۔"

وہ جواب دیتی ہے:"مجھے زیادہ بولنا پسند نہیں ہے۔۔"

انفال سر ہلا دیتی ہے

دل ہی دل میں وہ کہتی ہے

"کبھی کبھی خاموش لوگ، ہماری زندگی کے وہ باب ہوتے ہیں جو دھیرے سے کھلتے ہییں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ کا نام کیا ہے ؟

مزنہ،

مزنہ سلیمان

آپکا؟

انفال خانزادہ

بل بجتی ہے،

"ٹھیک ہے تعارف تو ہو گیا اب ہمیں کلاس میں چلنا چاہیے"،

مزنہ اسے کہتی ہے

پھر دونوں اپنی کلاس میں چلی جاتی ہیں

انفال کلاس میں آتی ہے، چہرے پر مٹھاس کھلی ہوتی ہے

"کیا ہوا، اتنی خوشی"، انفال کی دوستیں اسکو گھور کر دیکھتی ہیں

"اللہ اللہ، بندہ خوش بھی نہیں رہ سکتا"، وہ انکو شرارتی نگاہوں سے طنز کرتی ہے

"ہمیں بھی خوش ہونے کا حق ہے آخر ہم بھی آپکے دوست ہیں، محترمہ"

اچھا بھئی، وہ ساری بات ان کو بتاتی ہے

"اب سمجھے، نئی دوست کے آنے سے پرانی دوستیں کہاں یاد رہتی ہیں"

"فضول دماغ، فضول سوچ، فضول بات، تم لوگ تو سپیشل ہو اور ابھی وہ میری دوست نہیں بنی اور میرا کوئی ارادہ نہیں ہے"

چہرے کی مسکان تو کچھ اور ہی بتا رہی ہے، یشمل کہتی ہے

"آپ کی انویسٹیگیشن ختم ہو گئی ہو تو ہم پڑھائی پہ فوکس کر لیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ویسے بھی خاص لوگ ہمیشہ خاص رہتے ہیں، وہ دل میں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں اور وہ جگہ ان سے کوئی نہیں لے سکتا،

سو تم بے فکر رہو"

"اچھا! چلو مان لیا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہہ کر وہ اپنے کام میں مگن ہو جاتی ہیں

تھوڑی دیر میں کالج سے چھٹی ہو جاتی ہے انفال گھر جاتے ہی اپنی امی کو اس لڑکی کے بارے میں بتاتی ہے اور پوچھتی ہیں کہ وہ کون تھی تو اسکی امی بتاتی ہیں کہ وہ دور کے رشتے دار ہیں

اب اگلے دن انفال اس لڑکی سے مل کر اسے بتاتی ہے کہ ہم رشتے دار ہیں

وہ چونک جاتی ہے،"اس بارے میں مجھے نہیں پتا تھا"، جوابا کہتی ہے

"تو ہم دوست بن سکتے ہیں؟"

"کیوں نہیں"، انفال ہاں میں سر ہلاتی ہے

وہ باتیں شروع ہوئیں جو رکیں نہیں۔ کبھی ہوم ورک پر، کبھی پسندیدہ کتابوں پر، کبھی بس یونہی۔

وقت کی ڈور ہاتھ سے نکلتی گئی اور دونوں میں بہت گہری دوستی ہو گئی

گھر میں کوئی شادی ہو یا دعوت، میلاد ہو یا ختم، دونوں ایک دوسرے کو بلاتیں۔۔۔

انفال کے ماموں کی شادی پر وہ دونوں ایک بار پھر ساتھ تھیں

انفال نے مزنہ کو اپنے گھر والوں سے ملوایا،

"انفال ویسے تمہارے بابا ینگ (

young) ہیں، اتنی عمر کے نہیں لگتے"۔۔۔

"ہاں، جب ایک انسان کے گرد بہت سی ذمے داریاں ہوں اور سنبھالنے والا بس وہ خود

ہو، تو اسے مضبوط رہنا پڑتا ہے

لیکن میرا اپنا خیال ہے کہ

ذمے داریوں کا بوجھ انسان کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیتا ہے"

"مگر تمہارے بابا کے گرد اتنی ذمے داریاں کیسے ہیں مطلب تمہارے دادا تو حیات ہیں

اور وہ بھی تو ہاتھ بٹاتے ہوں گے؟"

انفال:"دادادل کے مریض ہیں، پھپیوں کے گھر کا کوئی بھی مسئلہ ہو وہ بھی بابا کو بتاتی ہیں بجائے اسکے کہ ان کی ذمے داریوں کا بوجھ ہلکا کریں۔۔۔

اور دادی کی وفات کے بعد بابا ہی انکے سر پرست ہیں"

"اچھا، چلو کوئی بات نہیں،

مشکلات انسان کو سنوارنے کے لیے آتی ہیں۔۔۔"، مزنہ اسکا دل رکھتے ہوئے کہتی ہے

"اچھا دیکھو تو اتنا ہلا گلا ہے اور آج میڈم بھی اتنی پیاری لگ رہی ہیں، کوئی دل ہار بیٹھا تو"۔۔۔۔۔ مزنہ شرارتاً کہتی ہے

"استغفراللہ، تیاری میں نے اپنے لیے کی ہے، تم اور تمہاری باتیں"

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے"، انفال طنزیہ نگاہ سے مزنہ کی طرف دیکھتی ہے

"خیال تو نیک ہے، ڈھونڈ دو پھر کوئی"، مزنہ جواب دیتی ہے

"اللہ، تم تو تیار بیٹھی ہو، پڑھائی پر بھی اتنا دھیان دیا کرو"۔۔۔۔۔

دونوں مسرت سے ایک دوسرے کو دیکھتیں ہیں

کچھ دیر بعد کھانا کھل جاتا ہے، دونوں کھا کر گھر جانے کو ہوتی ہیں تب مزنہ انفال کو کہتی

ہے ایک راز کی بات بتاؤں گی گھر جا کر۔۔۔۔۔۔

"اب میرے پیٹ میں درد شروع کر کے گھر آرام سے جاؤ، بتا دو لڑکی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اسے موبائل سے ایک تصویر نکال کر دیکھاتی ہے

انفال: "یہ کون ہے؟"

مزنہ: "آپکا بہنوئی"۔۔۔

انفال: ہیں۔۔۔۔

مزنہ: ہاں!

"تمہاری شادی ہو گئی ہے؟"

(وہ حیرانگی سے پوچھتی ہے)

"نہیں بھئی،بے وقوف، منگیتر ہے"۔۔۔۔۔مزنہ کہتی ہے

انفال:"اچھا لیکن ہے کون؟"

مزنہ:"چچا کا بیٹا ہے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا سرپرائز ہے،پڑھائی تم سے پہلے ہی نہیں ہوتی اور اب تو خیر سے منگیتر شریف بھی آگئے ہیں!"

انفال یہ کہہ کر ہنستی ہے

مزنہ:"اس میں پڑھائی کہاں سے آگئی؟،

تم خوش نہیں ہو سکتی کبھی یا میری خوشی اچھی نہیں لگتی؟"

یہ کہہ کر وہ میرج ہال سے باہر آجاتی ہے، انفال جیسے سکتے کا شکار ہوتی کہ یہ کیا ہوا

گھر آنے پر وہ مزنہ کو میسج کرتی ہے کہ وہ کیوں ناراض ہو گئی اچانک، مزنہ جواب نہیں

دیتی۔۔۔

اگلے دن انفال اسکو کالج میں ملتی ہے، منظر کچھ یوں ہے

انفال:"ناراض ہو؟"

مزنہ غصّے سے اسکی طرف دیکھتی ہے

انفال:"میرا کہنے کا مطلب کچھ اور تھا، تم نے میری بات ہی نہیں سنی"۔۔۔

مزنہ:"جو کچھ تم نے کہا وہ میں نے سن لیا، اور کچھ کہنا ہے؟"

انفال:"ابھی بھی ناراض ہو، سوری، معاف کردو"

مزنہ:" تمہیں میری پڑھائی کا مزاق نہیں اڑانہ چاہیے تھا، مجھے بہت برالگا، اور اگر اللہ نے تمہیں اچھا دماغ دیا ہے تو اس میں میری تو کوئی غلطی نہیں

مانتی ہوں تم پڑھائی میں تیز ہو مگر اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم لوگوں کا مذاق اڑاؤ۔"

انفال:"دماغ سب کا ایک جیسا ہے اور رہی بات برالگنے کی تو میں مذاق کر رہی تھی اگر تمہیں برالگا تو سوری بول چکی ہوں"

خیر یہ سن کر مزنہ بغیر کچھ بولے چلی جاتی ہے اور انفال بھی اپنی کلاس میں چلی جاتی ہے

Clubb of Quality Content

کالج سے چھٹی کے بعد انفال اپنے ماموں کے ساتھ آتی ہے جو کہ مزنہ کے والد کے دوست ہیں

ماموں: انفال بیٹا کیا ہوا، کیا پریشانی ہے؟

"کچھ نہیں ماموں"

ماموں کے اسرار پر وہ کہتی ہے

"مزنہ ناراض ہے، عجیب لڑکی ہے میں مذاق کر رہی تھی وہ ناراض ہو گئی"

وہ سلیمان کی بیٹی جو تمہاری دوست ہے؟،ماموں تجسّس سے پوچھتے ہیں

انفال:"جی وہی"

ماموں:"دوستوں میں چھوٹی موٹی باتیں چلتی رہتی ہیں، تم دل برامت کرو، ٹھیک ہے"

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

خیر اب وہ گھر جا کر ایک عجیب کیفیت کا شکار ہوتی ہے، آخر لوگ آپکی ایک برائی کی وجہ سے تمام اچھائیاں کیسے بھول سکتے ہیں؟

کیا صرف ایک غلط فہمی مضبوط رشتوں میں دراڑ ڈالنے کے لیے کافی ہوتی ہے؟

اب وہ ایسی کیفیت کا شکار تھی گویا اسکا دل اور اسکا دماغ الجھا ہوا ہو۔

الفاظ کی ڈور کم ہو اور خیالات کا ایک بڑا جال ہو

وہ اسی حال میں بستر پر چلی جاتی ہے.....

کیا انسان کا کوئی ساتھی نہیں،دوست،احباب، کیا بدل جاتے ہیں؟

ان سوالوں کی گردش میں آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور یک بعد دوسرا آنسو ٹپکتا ہے جیسے دل زخمی ہو اور بس اس کے لبوں سے ایک ہی بات نکلتی ہے

آج دل اداس بہت ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑی دیر بعد اسکا ذہن کچھ سکون میں آتا ہے، کمرے سے باہر آ کر امی کی طرف جاتی ہے، مگر اب وہ امی اور ابو،دونوں کو ساتھ لاونج میں بیٹھا دیکھتی ہے، کسی قدر مسرت سے سلام کرتی ہے

پھر قریب صوفے پر بیٹھے ہوئے دوبارہ خیالات کا چکر چلتا ہے

کیا ہوا بیٹی، اداسی کی کیا وجہ ہے؟

کچھ نہیں ابو، انفال چھپانے کی کوشش کرتی ہے کہ کہیں والدین اداس نہ ہو جائیں مگر دل ہی دل میں ایک خیال ہوتا ہے

الفاظ خنجر سے زیادہ تیز دھار ہوتے ہیں... لوگوں کی کہی ہوئی ایک بات کسی کے ذہن میں کتنی بار گونجتی ہے وہ نہیں جانتے

"کیا ہوا بیٹی، کوئی تو بات ہے، اگر بتاؤ گی نہیں تو ہم کیسے مدد کر سکیں گے، بتاؤ شاباش!"

اسکے والد دوبارہ پوچھتے ہیں

"بابا، اگر کبھی انسان الجھ جائے، اسکے قریبی لوگ کسی ایسی بات پر جو کہ صرف مزاق ہو برا مان جائیں، ناراض ہو جائیں اور سب سے بڑھ کر آپکی تمام اچھائیاں بھول جائیں، تو پھر ہم کیا کریں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹا، ناراض وہاں ہوا جاتا ہے جہاں منایا جانے کا مان ہو، کوئی بات جو آپکے لیے مذاق ہو

شاید کسی کے لیے بہت گہری ہو۔"

اسکا دل ایک گہری سانس لیتا ہے گویا ساری الجھن ختم ہو گئی ہو اور بہت تلاش کے بعد

بھی نا ملنے والی راہ ہموار ہو گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"شکریہ بابا!"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے اٹھتی ہے، مسرت سے، اس امید پر کہ شاید اب اسکی بات سمجھی

جاۓ۔۔۔

بیڈ پر رکھا اپنا فون اٹھاتی ہے،

"کیا!، اتنے سارے میسجز"، وہ مزنہ کے تھے

انفال کے چہرے پر ایک ایسی مسکان چھلکتی ہے گویا اسکی کوئی امید ٹوٹنے سے بچ گئی ہو

اسنے چیٹ کھولا

سوری سوری اور بس سوری

تمام میسجز معافی کے تھے

انفال نے ایک لمحے کے لیے فون رکھا،

آسمان کی طرف دیکھا گویا کوئی ہو جو اسکی ہر بات سمجھ لیتا ہے، آنکھوں سے آنسو ٹپکے مگر یہ شکر کے تھے، وہی شکر جو اسکے بابا کے شفایاب ہو جانے پر اسکے دل نے کیا اور آنکھوں نے گواہی دی

اتنے میں مزنہ کی کال آئی

"دیکھ کر جواب کیوں نہیں دیا"، مزنہ

"ابھی دیکھا ہے اس لیے"، انفال

"ناراضگی کی وجہ نہیں بتاؤ گی کیونکہ ہو نہ ہو بات کوءی اور ہے"

مزنہ: اگر بتاؤں تو تم سمجھو گی؟

انفال: کیوں نہیں!

مزنہ: میری کزن بہت اچھا پڑھتی ہے، سب اس کی تعریف کرتے ہیں اور مجھے کہتے اس سے کچھ سیکھو، تم ایوریج نمبر لیتی ہو اور اسکا بھی اتنا ہی دماغ ہے جتنا تمہارا۔۔۔ پھر جب اس دن ہال میں تم نے بھی مجھے پڑھائی کا طعنہ دیا تو بس بہت برا لگا

"آخر دوست میں اور لوگوں میں فرق تو ہونا چاہیے نا"

"مزنہ۔۔۔یہ بات مجھے معلوم نہیں تھی، پر آئندہ خیال رکھوں گی

کوئی بھی ایسی بات ہو، تم مجھے بتا سکتی ہو

آخر دوست سیکریٹ کیپر بھی تو ہوتے ہیں،اور سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے، ہر کسی

میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے،اگر ہم اپنے کاموں میں پوری محنت کرتے ہیں تو

فکر کیسی اور تم نے نہیں سنا لوگوں کا کام ہے باتیں بنانا۔"

انفال اپنے الفاظ سے اسے تسلی دیتی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزنہ:" تمہیں معلوم ہے کبھی کبھی انسان کو ایک سننے والا چاہیے ہوتا ہے جج کرنے والا

نہیں،اور "ایسے لوگ... شاید دل آسا ہوتے ہیں۔ وہ جن کی موجودگی دل کو سہارا دیتی

ہے۔"

تم وہی ہو!"

تم نے مجھے معاف کر دیا؟، مزنہ سوال کرتی ہے

انفال: ہاں اور میں بھی شرمندہ ہوں، شاید میں نے کچھ زیادہ کہہ دیا تھا۔

دونوں کے دلوں کی بے سکونی جیسے ایک خوشگوار لہر کے ساتھ سکون میں بدل گئی ہو۔

یقیناً کچھ لوگ **دل آسا** ہوتے ہیں اور یہ بہت قیمتی ہوتے ہیں

دونوں کی باتیں جاری رہتی ہیں، تمام شکوے دور ہو جاتے ہیں اور وہی تعلق جو شاید کمزوری کا شکار ہو گیا تھا اب اور مضبوط ہو جاتا ہے

اتنے میں مغرب کی آزان ہو جاتی ہے، مزنہ اب تم نماز کی تیاری کرو، میں بھی پڑھ لوں،

بعد میں بات ہوتی ہے

انفال نماز کے لیے وضو کرتی ہے، نماز مکمل کر کے آج پھر اسی در پر ٹھہر جاتی ہے

جہاں شاید اسے سب سے زیادہ سکون ملتا ہے

وہی سوال دوبارہ اسکے ذہن میں آتے ہیں،

مگر اب اسکو جواب مل جاتا ہے

دوستوں کو بعض مرتبہ بس سمجھنے کی ضرورت ہوتی، کبھی کبھی خاموشی سے سنا کچھ

کہنے سے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ دل کی بات ہر کسی سے بیان نہیں کی جا سکتی سو اگر کوئی

اپنے دل کا حال آپکے سامنے رکھے تو اسے سننے سے زیادہ اسے سمجھیں۔۔۔

بعض اوقات دل میں باتیں رکھنے سے غلط فہمی جنم دیتی ہے

اور غلط فہمی ایک ایسی دیمک کا نام ہے جو رشتوں کو اندر ہی اندر سے کھو کلا کر دیتی ہے اور نہ جانے کب یہ دراڑ اتنی گہری ہو جاتی ہے کہ بہت گہرے رشتے بھی ٹوٹ جاتے ہے

اور اس کا حل بات چیت ہے۔ اپنے ذہن سے وہ سب باتیں نکالنا جو اس غلط فہمی کا باعث ہیں دوسرے کو بتانا اور خود اس کی بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اتنے میں باسم کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے

"کیا اندر آجاؤں ؟،میں باسم"

انفال اپنی گہری باتوں میں گم ہوتی ہے

جواب نا ملنے پر باسم اندر آجاتا ہے وہ انفال کو پہلی بار اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ کسی اپنے سے بات کر رہی ہو، وہ بیٹھ جاتا ہے شاید اس احساس کو سمجھنے کے لیے جو اسے محسوس ہو رہا تھا

اتنے میں انفال پیچھے دیکھتی ہے، "بھائی آپ، آپ کب آئے؟"

بس ابھی جب آپ گہری گہری باتیں کر رہی تھیں۔

انفال کچھ پریشان ہوتی ہے، "اچھا؟"

باسم: "فکر مت کرو کچھ سنا نہیں میں نے مگر عجیب لگا اتنی توجہ سے مصلے پر بیٹھا دیکھ کر، کیا سرگوشی کر رہی تھی؟"

وہ تجسّس سے پوچھتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ باتیں راز کی ہوتی ہیں اور انکے رازدار کے لیے **باوقار** ہونا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ **باوقار** کوئی نہیں!"

انفال نہایت عمدہ طریقے سے بات کا خلاصہ بیان کر دیتی ہے

باسم: "اچھا تو یہ بات ہے، لگتا ہے کچھ بہت پرسنل بات ہے چلو نہیں پوچھتا مگر آج سے پہلے کبھی یوں ایسے بیٹھے ہوئے راز کی باتیں کرتے نہیں دیکھا تمہیں، تجسس ہے"

انفال: "اگر آپ نے کبھی کسی کے در پر دستک ہی نا دی ہو، تو کیا وہ در کھل جائے گا؟"

"نہیں، کوئی کیوں کھولے گا"، باسم فوراً جواب دیتا ہے

"یہی بات، بہت مرتبہ ہم لوگوں کا در کھٹکھٹاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے در پر دستک دینا بھول جاتے ہیں اور پھر جب دستک دے دیتے ہیں تو جلد بازی سے کام لیتے ہوئے دعائیں قبول نا ہونے کی بات کرتے ہیں

ہم نے لوگوں کا در کھٹکھٹانا نہ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کے در سے مایوس ہو گئے

حقیقت میں شاید ہمیں دستک دینا ہی نہ آئی"

انفال کسی قدر جذباتی ہو گئی جیسے یہ الفاظ اسکے دل سے ادا ہو رہے ہوں

انفال،اتنا بدلاؤ،باسم کے منہ سے بے اختیار نکلتا ہے

انفال:"کچھ باتیں دیر سے سمجھ آتی ہیں مگر جب سمجھ آجائیں تو انھیں بھولنا نہیں چاہیے

اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں،مانگنے کا سلیقہ اور لینے کی تڑپ ہونی چاہیے

بس۔۔۔"

مطلب،باسم پوچھتا ہے

" سمجھ جائیں گے وقت کے ساتھ، ابھی چلیں کام کریں، آج اتنے فارغ کیسے ہیں یقیناً کاموں سے بھاگ کر آئے ہیں"، انفال ہنس کر ٹال دیتی ہے

باسم: " نہیں میڈم، آپکے کمرے کے سامنے سے گزتے ہوئے آپکا خیال آیا تو سوچا آپکا دیدار کرلیا جائے، ویسے بہت بدل گئی ہو"

"اچھا بھائی صاحب آپکی انفال ویسی ہی ہے، چلیں باہر چلتے ہیں"

انفال جاءے نماز سے اٹھتی ہے اور بھائی کے ساتھ باہر چلی جاتی ہے

انفال کے دل کا سکون چہرے سے عیاں تھا مگر دماغ میں ایک سوال گردش کرتا رہا

اگلے دن کالج میں انفال مزنہ سے معمول کے مطابق بات کرتے ہوئے یہی سوال پوچھتی ہے

"کیا آءندہ اگر کبھی ایسا ہوا تو تم پھر مجھے برا بھلا کہو گی؟"

"اب یہ کیوں پوچھ رہی ہو"،مزنہ ٹالنے کی کوشش کرتی ہے

انفال:سوال کا جواب دو پہلے،اگر میرے بارے میں تم ایسے ہی سوچتی ہو تو لوگوں میں اور مجھ میں کیا فرق ہے۔

"تم خاص ہو میرے لیے،مگر میں نے کچھ ایسا بھی نہیں کہا جو تم اتنا برا مان گئی"،مزنہ جواباً کہتی ہے

" صحیح"،انفال حامی بھرتی ہے کیونکہ بحس کا کوئی فائدہ نہیں تھا

مزنہ:اچھا سنو!میری پریزنٹیشن ہے آج،مدد کرو گی یا نہیں؟

انفال:موضوع کیا ہے؟

مزنہ:پاکستان کے طبعی خدوحال

انفال:ٹھیک ہے،مجھے سمجھادو میں کردوں گی،مگر میری اور تمہاری کلاس مختلف ہے!

مزنہ: سمجھدار ہو گئی ہو، کوئی پریز نٹیشن نہیں ہے، بس یہ دیکھنا تھا کہ مدد کرو گی یا نہیں۔۔۔

انفال: توبہ ہے، تم نہیں سدھرو گی

اچھا ایک اور بات بتاؤں ؟، مزنہ کہتی ہے

"بول بھی دو، کیا سسپنس بنا رہی۔۔۔"

"کل اکیڈمی کے ایک لڑکے کی فرینڈ ریکویسٹ آئی تھی، میسج بھی تھا، کام مانگ رہا تھا"، مزنہ بتاتی ہے

انفال: تو تم نے کیا کیا؟

"دے دیا ظاہر سی بات ہے"۔ مزنہ ہچکچاہٹ کو دبانے کی کوشش کرتی ہے

"اچھا تو وہ کون تھا؟"، انفال سوال کرتی ہے

Clubb of Quality Content

مزنہ: "تم نہیں جانتی اور ویسے بھی تمہیں تو ہماری کلاس کے لڑکوں کے نام تک نہیں آتے تو پھر کیا فائدہ"

"اگر تم بتانا نہیں چاہتی تو پوچھوں گی نہیں، مگر کام تو وہ لڑکوں سے بھی لے سکتا تھا، تم سے ہی کیوں ؟"،

اب انفال کے دل میں ایک الجھن تھی جو کہ بجا تھی

مزنہ: "اتنا مت سوچو، اس نے مانگا میں نے دے دیا، بات ختم"

یہ کہہ کر دونوں معمول کے مطابق گفتگو شروع کر دیتی ہیں۔

کچھ عرصہ بعد

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب مزنہ کو پھر اس لڑکے کا میسج آتا ہے، سلام دعا ہوتی ہے بات چیت ہوتی ہے حال احوال پوچھے جاتے ہیں اور یوں ہی وقت کی گزرنے کے ساتھ شروعات کا ایک میسج روز کی بات چیت میں بدل جاتا ہے مگر مزنہ یہ سب باتیں انفال سے چھپاتی ہے کہ یہ باتیں اسے پسند نہیں۔

ایک دن یوں ہی باتیں کرتے کرتے وہ انفال سے وہی باتیں دہراتی ہے جب وہ اس لڑکے کا ذکر کرتی ہے تو انفال اس سے حیرانی سے پوچھتی ہے "کیا تم ابھی بھی اس سے رابطے میں ہو؟"

مزنہ: "نہیں، مگر وہ اچھا لڑکا ہے ہم نے کبھی کوئی فضول بات نہیں کی بس کبھی اگر اسے کام چاہیے ہو تو وہ مجھ سے مانگ لیتا ہے اور مجھے بھی کوئی پڑھائی میں مدد چاہیے ہو تو میں اسے کہہ دیتی ہوں"

Clubb of Quality Content!

"واقعی"، انفال آہ بھرا سانس لیتی ہے۔ "میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا اور آخر تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا، چھپانے کی کوئی وجہ ہے؟"

"اس میں کیا غلط ہے بات چیت کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے اور اس کی کیمسٹری میری کیمسٹری سے میچ ہوتی ہے بس اس لیے ہم بات کرتے ہیں اور اس نے مجھے بہن کہا تھا۔"

انفال: اچھا، تو کیا اس کی کوئی بہن نہیں یا تمہارے پاس بھائی نہیں؟

"تم اوور ریایکٹ کر رہی ہو۔"

انفال: اچھا تو مجھے یہ بتاؤ تمہاری منگنی نہیں ہوئی تھی، پھر تمہیں کیا ایسی ضرورت آن پڑی، وہ نامحرم ہے اس سے زیادہ کیا۔۔۔

یہ کہہ کر انفال وہاں سے اٹھ جاتی ہے۔ کسی کونے میں جا کر کھڑی ہو جاتی ہے اور آنکھوں سے وہی آنسو جو مان ٹوٹنے کی وجہ سے کئی بار ٹپکے، دوبارہ نمودار ہو جاتے ہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیسے اسے تکلیف ہو، اذیت ہو، جیسے وہ اپنے من پسند لوگوں کو آگ میں جاتا ہوا نہ دیکھ سکتی ہو

مزنہ اس کے قریب آکر کھڑی ہو جاتی ہے

"جس چیز سے دور رہنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہو اس میں کیسا سکون،

اگر پھر بھی یہ تمہیں پرسکون لگے تو یقین جانو یہ صرف ایک سراب ہے اور بعض اوقات شیطان غلط چیزوں کو اس طرح ہمارے سامنے پیش کرتا ہے کہ ہم اسے صحیح ماننے لگتے ہیں

اور شیطان کی صحیح بتائی ہوئی چیزیں اللہ تعالیٰ کی منع کردہ ہوتی ہیں"

ہاں مگر...، مزنہ کچھ کہنے لگتی ہے

" نہیں، کچھ مت کہنا، ابھی صرف سنو!"۔۔۔انفال اسے روک دیتی ہے

" تمہارا جنت میں جانا میرے لیے بہت ضروری ہے، تم میری جنت کی ساتھی ہو، میں کیسے تمہیں دنیا کے شور و غل میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دوں!

محرم رشتوں کے علاوہ ہمیں کہیں اور سے پیار اور محبت کی امید اور ضرورت نہیں ہونی چاہیے، یہ ایک زہر ہے جو رگوں میں آہستہ آہستہ دوڑتا ہے مگر اس کا اثر بہت گہرا ہوتا ہے، اتنا گہرا کہ یہ ہمارے دل سے خالق کی محبت تک کو نکال دیتا ہے اور پھر پتا ہے کیا ہوتا ہے

ہمارا دل مردہ ہو جاتا ہے

بلکل ایک بنجر زمین کی طرح"۔۔۔

یہ کہہ کر انفال خاموش ہو جاتی ہے،شاید اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا مگر آنکھیں سرد تھیں جیسے کچھ ایسا ہو رہا ہو جس کی اسے توقع نہیں تھی، جیسے کسی نے ایک بھاری پتھر اس کے کندھوں پر رکھ دیا ہو اور ہر قیمت پر اسے اس پتھر کا بوجھ اٹھانا ہو۔

"کاش، کاش کہ تم سمجھ جاؤ"،وہ مزنہ کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے

"کوشش کروں گی، تمہارے لیے"۔۔۔ مزنہ بس اتنا ہی جواب دے پاتی ہے

"اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہو اور تمام راستے آسان ہوں تمہارے لیے، اللہ ہمیشہ تمہیں اپنی رحمت کے سائے میں رکھے"،

انفال جواب دیتی ہے اور وہاں سے آجاتی ہے

دوسری طرف مزنہ گھر جا کر اس لڑکے کو آئندہ میسج نہ کرنے کا کہتی ہے

Clubb of Quality Content

مگر پھر اسے خیال آتا ہے کہ اس طرح اچانک مزاج بدل لینا ٹھیک نہیں، ناجانے اس لڑکے کو کیسا محسوس ہو

لہذا وہ میسج انسینڈ کر دیتی ہے

انفال گھر آ کر اپنی کتابیں کھولتی ہے اور پڑھنا شروع کر دیتی ہے کیونکہ اس کے

میڈیکل کے پیپر قریب آ گئے تھے

کھلی کتابوں پر ٹکی اس کی آنکھیں مزنہ کے بارے میں سوچ رہی تھیں مگر میڈیکل کا اسکا

خواب ایسا تھا کہ جو اس کی زندگی کی پہلی منزل تھا

زندگی کی یہ بارہ جماعتیں یا یہ بارہ سال ایک خواب دیکھا

"وائٹ کوٹ" پہننا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انفال دنیا کی پہلی لڑکی نہیں تھی نا ہی آخری جو یہ خواب اپنے ذہن میں سجائے ہوئے تھی

ان دنوں اسکا مزنہ سے رابطہ نہیں تھا۔ ایک ہی جنون تھا۔۔۔

ڈاکٹر بننے کا

دن رات کی محنت کے بعد فیصلے کا دن آ گیا۔۔۔۔۔۔انفال خوش تھی اپنے خواب کو

اپنے اتنا قریب پا کر

اگلے دن جب رزلٹ آیا۔۔۔شام کا وقت تھا۔۔۔ڈوبتے ہوئے سورج کی طرح

اس کی آنکھوں سے خواب بھی ڈوب گئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا۔

164

ٹارگٹ سے بہت دور۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے سانس تھم گئی

خواب ٹوٹ گئے اور احساس ہوا کہ

خواب ٹوٹنے کا غم بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔ایسے کہ آنکھوں کے سامنے امیدوں پر پانی پھر جائے اور آپ بے بس ہوں۔۔۔ایک بے بس تماشائی۔۔۔

Clubb of Quality Content

آنکھیں نم تھیں۔۔۔حالت بری

کیسے بتاؤں میں سب کو؟ یہ سوچ نوکیلے کانٹوں کی طرح ذہن میں چبھ رہی تھی

اتنی دیر میں امی آگئیں۔۔۔۔

رزلٹ دیکھنے کے لئے آیا مسکراتا ہوا چہرا جب ایک لمحے میں اداسی کا شکار ہو گیا۔۔

وہ سمجھ گئیں۔۔۔۔

آخر والدین ہی تو اولاد کو سمجھتے ہیں

انفال نے اذیت بھری آنکھوں سے انکی طرف دیکھا۔۔۔۔ سر جھک گیا اور وہ اپنے کمرے میں چلی گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دماغ میں سوالات۔۔۔۔ لوگوں کے ناحق قہقہے۔۔۔۔ سب گردش کرتے رہے۔۔۔۔

آنکھیں اشکوں سے بھری ہوئی۔۔۔۔ ہر سو خاموشی۔۔۔

آخر میڈیکل کسی فتنے کا نام ہے۔۔۔۔ کیا عجب بات ہے کہ ہم ایک چیز کو اتنا سر پے سوار کرلیں کہ ہماری عزت اس کے حاصل ہونے سے منسلک ہو جائے

ہم نے محنت کرنے کو کامیابی کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔۔۔۔۔ محنت کریں گے تو ضرور کامیاب ہوں گے

کیوں؟

رضائے الہٰی بھی کسی شے کا نام ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انسان کی سوچ اسکا ہتھیار ہے

اور ہم اسے اپنے ہی خلاف استعمال کر رہے ہیں۔۔۔ لوگ کچھ کہیں نہ کہیں ہم خود انھیں باتیں کرنے کی اجازت دے رہے ہیں

!تھوڑی اور محنت کرلیتی تو کامیاب ہو جاتی

کیسے۔۔۔۔کوئی ضمانت ہے اس بات کی

اگر پھر بھی ناکام ہو جاتی، تو۔۔۔

ہم نے محنت کی۔۔ ہم جانتے ہیں کتنی کی۔۔۔ خواب دیکھنا آسان نہیں، اس لیے خواب دیکھنے والا اس کے ٹوٹنے سے گھبراتا ہے اور بے لوث محنت کرتا ہے

Clubb of Quality Content!

،لوگوں کو یہ باتیں ہم نہیں سمجھا سکتے، مگر ٹھہریں ہم

آپ

ہم کون ہیں ہم بھی تو لوگ ہیں

ہمیں بھی تو سمجھنا چاہیے۔۔۔۔زبان سے ادا ہوئے الفاظ کا وزن۔۔۔کسی کے دل پر انکا گہرا اثر

سوسایٹی تب بدلے گی جب ہم خود بدلیں گے۔۔۔

اب یہ باتیں انفال کو کون سمجھائے!

اسکا ذہن الجھا ہوا تھا،دل جل رہا تھا

ذہن میں سوچ کے کئی چراغ جل رہے تھے اتنے میں

مزنہ کا میسج آیا

کیا بنا Mdcat، کا

انفال نے دیکھا اور چھوڑ دیا جیسے وہ تنہا رہنا چاہتی تھی۔۔۔ صرف کچھ دیر تنہا

مزنہ کی کال آئی۔۔۔انفال نے پک کر لی۔۔۔۔

مبارک ہو، جیت کی پارٹی کب دے رہی۔۔۔۔۔ جیسے اسے یقین تھا کہ انفال جیت جائے گی

یہ سنا تھا کہ انفال کے منہ سے بلا ناغہ نکلا:

نہیں

Clubb of Quality Content

وہ سسکیاں ابھریں اور آنسو ٹپکے کہ پھر نہ رکے۔۔۔

فون رکھ دیا۔۔۔۔

کیا ہوا انفال، کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔ کال پر مزنہ کی آواز آرہی تھی

ناولز کلب
Club of Quality Content

کال کٹ گئی۔۔۔۔۔ کمرے میں بس ایک آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔ سسکیوں کی

کچھ دیر گزری، دروازے پر بل بجی۔۔۔ انفال کی امی نے دروازہ کھولا

سامنے کون تھا۔۔۔۔۔ مزنہ

انفال کہاں ہے؟۔۔۔۔مزنہ سلام کرنا بھول گئی۔۔۔۔یاد رہا تو بس ایک نام۔۔

انفال

مجھے کچھ کام ہے تم دونوں بیٹھو،انفال کی امی اسے انفال کے کمرے میں لے گئیں

دروازہ نوک کیا۔۔۔۔انفال دروازہ کھولو

انفال نے فوراً آنسو صاف کئے۔۔۔کون؟

میں ہوں،مزنہ

دروازہ کھلا۔۔۔مزنہ اندر آئی۔۔۔۔رو کیوں رہی تھی،مجھ سے چھپاؤ گی

انفال نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔وہ اس کے گلے لگ گئی

دونوں خاموش تھیں۔۔۔۔کچھ دیر وہ اسی حالت میں ایک دوسرے سے لپٹی رہیں

"خواب ٹوٹ گئے مزنہ،منزل دور ہو گئی"۔۔۔۔

انفال کی آنکھیں دوبارہ نم ہو گئیں۔

"ایڈ میشن نہیں ہوا؟"، مزنہ نے سوال کیا

انفال نے نم آنکھوں کے ساتھ نفی میں سر ہلایا

"انفال وہ تم اکثر ایک عربی فقرہ پڑھتی ہو۔۔۔"انفال کے منہ سے نکلا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسبي اللہ و نعم الوکیل

"ہاں یہی،"

"ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے"

"کیا تم اس بات پر یقین رکھتی ہو"، مزنہ نے سوال کیا

ہاں۔۔۔۔

پھر کیوں غمزدہ ہو؟۔۔۔ مزنہ دلاسا دیتی ہے

"میرے والدین کا مان ٹوٹ گیا مزنہ، میری زندگی کیا پہلی منزل ہی مجھ سے دور ہو گئی۔۔۔۔۔"، انفال کا وہی درد بھرا لہجہ

"بعض اوقات ہماری قیمتی چیزیں ہم سے لے لی جاتی ہیں کیونکہ وہ ہمارے لیے بہترین نہیں ہوتیں

اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی عذاب ہے یا اللہ ہم سے ناراض ہیں

یہ وقتی کرب بڑی اذیت سے بچانے کے لیے ہوتا ہے

ہم سے بہتر لے کر ہمیں بہترین سے نوازا جاتا ہے!"

مزنہ نے فون سے ایک آیت کا ترجمہ نکالا

ترجمہ:

"ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بُری ہو۔ اور اللہ جانتا ہے، جبکہ تم نہیں جانتے۔"

انفال نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ مزنہ کے قریب آ کر بیٹھ گئی، شاید مزنہ کے الفاظ اسے تقویت دے رہے تھے

مزنہ نے ہاتھ اٹھایا، انفال کے آنسو صاف کئے۔۔۔

"بہتر کے جانے پر غم نہ کرو اور بہترین کے ملنے کی دعا کرو"

ناولز کلب
Club of Quality Content

وَلَلۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ۝ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی

ترجمہ:

"اور یقیناً آئندہ کا دور تمہارے لیے پہلے سے بہتر ہو گا، اور عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔"

سورۃ الضحیٰ(5-93:4)

مزنہ قرآن پاک کی یہ آیت انفال کے سامنے رکھتی ہے

تم اکیلی نہیں ہو،میں تمہارے ساتھ ہوں"

تمہیں معلوم ہے مزنہ "اچھے دوست وہ ہوتے ہیں جو دکھ کے بوجھ کو آدھا اور خوشی کے لمحوں کو دگنا کر دیتے ہیں۔"

"شاید تم میرے لیے میری کسی نیکی کا صلہ ہو،اللہ تمہیں سلامت رکھے"

انفال کا دل سکون میں آگیا،مزنہ کی باتوں نے جیسے اس کے دکھ کو ختم کر دیا ہو

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ دیر بعد مزنہ اپنے گھر چلی جاتی ہے۔۔۔انفال سوچتی ہے کہ یہ ناانصافی ہے کہ کئی لاکھ بچوں میں صرف چند ہزار کو منتخب کرنا،وہ بھی آدھے سفارشوں پر۔۔۔میرٹ کا اتنا ہائی ہونا

اور طالب علموں کا صرف چند نمبروں سے منزل سے دور ہو جانا

جہاں پاکستان کے حالات بہت خراب ہیں وہاں ہمارے سسٹم میں یہ بھی ایک بڑی خرابی ہے

خیر کوئی بات کرے بھی تو کون سنے گا،اگر بات گردش کرنے لگی تو اگلے دن اس بندے کے مرنے یا غائب ہونے کی خبر سب کا منہ بند کروادے گی

انفال کو ان حالات سے نکلنے میں، سنبھلنے میں وقت لگتا ہے۔۔۔ خزاں کی رت بہار میں تبدیل ہو جاتی ہے

یونیورسٹیز کے ایڈمیشن کھل جاتے ہیں ائل اینڈ فار ایک بار پھر خود کو سمیٹ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

یونیورسٹی میں اپلائی کر دیتی ہے۔۔۔ سکالرشپ پر ایڈمیشن ہو جاتا ہے

تب اسے مزنہ کی کہی ہوئی بات یاد آتی پے

واقعی کبھی کبھی وقتی تکلیف ہمیں دائمی اذیت سے بچانے کے لیے ہوتی ہے

اب انفال شدت سے مزنہ کے گھر جا کر اسے یہ خوشخبری بتانے کے لیے بے تاب تھی

فون کی بیپ بجی۔۔شاید کسی کی کال تھی،رات کے سکوت میں اچانک آنے والی یہ گہری آواز انفال کے دل کو بے چینی میں دھکیل رہی تھی۔اس نے اسکرین پر دیکھا—

کال اٹھائی،جی کون؟

نام اجنبی سا تھا،مگر لہجے میں ہچکچاہٹ اور خوف بھرا ہوا تھا:

"آپ فوراً اسپتال آئیے... کسی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور ہم انہیں ہسپتال لے کر جا رہے ہیں ان کے فون سے ہمیں آپ کا نمبر ملا ہے۔۔۔"

الفاظ نے جیسے زمین اس کے قدموں تلے سے کھینچ لی۔ بغیر کچھ سوچے، بغیر ایک پل ضائع کیے، وہ تیزی سے اسپتال کی طرف نکل گئی۔ دل کی دھڑکنیں قدموں سے آگے بھاگ رہی تھیں، اور دماغ بار بار سوال دہرا رہا تھا:

آخر کون؟ آخر کیوں؟

جب وہ اسپتال کے اس حصے تک پہنچی جہاں لال بتی کی روشنی ایک وحشت بھرا اشارہ دے رہی تھی، اس کی آنکھیں خود بہ خود اس دروازے پر جا ٹھہریں جس پر لکھا تھا

ICU

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لمحے کی سختی میں اس کے ہونٹ کپکپا گئے،اور دل کی گہرائیوں سے ایک ٹوٹی ہوئی، سسکتی ہوئی آواز اس کے لبوں سے نکل پڑی—

"مزنہ۔۔۔"

وہاں پہلے سے ہی مزنہ کے گھر والے موجود تھے۔اس کی ماں کا رو رو کر برا حال تھا، آنکھیں سرخ اور چہرہ بے جان۔باپ کرسی پر جھکے بیٹھے تھے،دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپے، جیسے برسوں کی تھکن اچانک ان پر آن گری ہو۔ بھائی بہن باہر بے بسی سے کھڑے تھے،خاموش، مگر ان کی آنکھوں میں وہی سوال تھا جو انفال کے دل میں دھڑک رہا تھا:

یہ سب کیوں ہوا؟

اس نے آہستہ سے سلام کیا اور خود کو بمشکل سنبھالا۔

مزنہ کی ماں نے روتے ہوئے کہا:

"پتہ نہیں یہ ہماری بچی کے ساتھ یہ کیا ہو گیا... سب ٹھیک تھا اور آج۔ آج اچانک یہ حال ہو گیا۔"

انفال کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ وہ دھیرے سے بینچ پر بیٹھ گئی۔ مزنہ کے والد نے اس کی طرف دیکھا اور گھبرائی ہوئی آواز میں کہا:

Clubb of Quality Content!

"بیٹا... تم تو اس کی سب سے قریبی دوست ہو۔ ہمیں تو کچھ نہیں بتایا اس نے۔ تمہیں کچھ پتہ تھا؟"

انفال کی آنکھوں سے آنسو نکلے، اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے

اس نے نفی میں سر ہلایا!

ناولز کلب

کمرے کے شیشے سے اندر جھانکتے ہوئے انفال نے مزنہ کو دیکھا—وہ سفید چادر تلے، سدھ پڑی تھی، مشینوں کے شور میں ڈوبی ہوئی، سانسیں آکسیجن ماسک کے رحم و کرم پر۔ وہی مزنہ جو کل تک ہنستی کھیلتی تھی، آج زندگی اور موت کے بیچ لٹک رہی تھی۔

دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔ اندر سے ڈاکٹر نکلا، چہرہ سنجیدہ اور آنکھوں میں تھکن۔ موزنہ کی ماں دوڑ کر اس کے قریب جا پہنچی:

"ڈاکٹر صاحب... میری بیٹی... میری بچی ٹھیک ہو جائے گی نا؟"

ڈاکٹر نے ایک لمحہ کے لیے نظریں جھکائیں، پھر دھیمے لہجے میں کہا:

"فی الحال وہ نازک حالت میں ہے... اگلے چند گھنٹے بہت اہم ہیں۔ دعا کریں۔"

Clubb of Quality Content

یہ سنتے ہی مزنہ کی ماں وہیں لڑکھڑا کر گر پڑی، اور باقی گھر والے انہیں سنبھالنے لگے۔

انفال کی آنکھوں میں آنسو بہہ نکلے۔

انفال کے قدم جیسے زمین سے جڑ گئے ہوں۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھی، دیوار کا سہارا لے کر۔

پیچھے سے ایک ہاتھ نے اس کے کندھے کو آہستہ سے تھاما۔ وہ چونک کر مڑی تو مزنہ کی چھوٹی بہن کھڑی تھی، آنکھوں میں وحشت اور لبوں پر بے بسی:

"آپ تو اس کی سب سے قریبی دوست ہیں... آپ دعا کریں گی نا؟ اللہ آپ کی سن لے گا۔"

انفال نے اس ننھی بچی کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

"ہاں، ہم سب دعا کریں گے۔ اللہ کبھی بھی اپنی رحمت سے خالی نہیں کرتا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ الفاظ مزنہ کے اہلِ خانہ کے کانوں تک بھی پہنچے۔ ایک لمحے کو جیسے سب کے چہروں پر امید جاگ اٹھی۔

اسی لمحے ڈاکٹر دوبارہ نمودار ہوا، لیکن اس بار اس کے چہرے پر ہلکی سی سختی اور ذمہ داری جھلک رہی تھی۔

”ہمیں کچھ فوری ٹیسٹ کرنے ہیں، براہِ مہربانی سب پیچھے ہٹ جائیں۔“

ناول کلب
Clubb of Quality Content

نرسز اور عملہ تیزی سے اندر داخل ہوا۔ دروازہ بند ہوا تو باہر بیٹھے ہر دل پر ایک ہی بوجھ آن پڑا—

وقت۔

ہر گھڑی، ہر لمحہ، ہر سانس جیسے فیصلہ کن تھا۔

انفال آہستہ آہستہ کوریڈور کے ایک سنسان گوشے میں پہنچی۔ وہاں ایک کھڑکی کے قریب ایک چھوٹا سا کونہ تھا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے جائے نماز اٹھائی اور بچھادی۔

وہ سجدے میں گری تو دل کی ساری ٹوٹ پھوٹ آنسوؤں کے روپ میں بہہ نکلی۔ دل ہی دل میں فریاد تھی:

"یا اللہ... میری مزنہ کو بچالے۔ تو نے کہا تھا کہ تو بندے کے قریب ہے، تو سن لے، رحم فرما۔"

سجدے کے بعد اس نے قرآن کھولا۔ صفحے پر سورہ انفال کھلی ہوئی تھی۔

دل لرز گیا—

ناولز کلب
Club of Quality Content

یہ نام تو اس کے اپنے نام جیسا تھا۔

اور آج کے لمحے میں یہ محض اتفاق نہیں لگ رہا تھا، بلکہ جیسے اللہ تعالیٰ نے خود یہ صفحہ اس کے سامنے کر دیا ہو۔

اس نے آیات پڑھنا شروع کیں۔ نگاہیں ٹھہر گئیں اس مقام پر جہاں اللہ فرماتا ہے:

Clubb of Quality Content

وَمَا ٱلنَّصۡرُ إِلَّا مِنۡ عِندِ ٱللَّهِۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(الأنفال:10)

"مدد تو صرف اللہ ہی کے پاس سے ہے۔ بے شک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔"

انفال نے رُک کر آیت کو بار بار پڑھا۔ اُس کے دل کی دھڑکنیں جیسے سکون میں ڈھل گئیں۔ اُس نے دل ہی دل میں کہا:

"ہاں، مدد انسانوں کے پاس نہیں… نہ رشتوں کے پاس، نہ کسی سہارے کے پاس…
مدد تو صرف تیرے پاس ہے یا اللہ۔ میں مزنہ کے لئے تجھ ہی سے دعا مانگتی ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ آگے بڑھی۔ کچھ اور ورق الٹے، تو نگاہ ایک اور آیت پر جا ٹھہری:

إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَ- بِرُونَ يَغْلِبُوا مِا ئَتَيْنِ ۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّا ئَةٌ
يَغْلِبُوا أَلْفً ا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ

(الأنفال:65)

"اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے، اور اگر تم میں سے سو ہوں تو وہ ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے، کیونکہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔"

یہ آیت پڑھتے ہی اُس کی آنکھوں کے آنسو مسکراہٹ میں بدلنے لگے۔ دل کے اندر ایک نئی روشنی اُتری۔

"صبر کرنے والے قلیل ہوں تب بھی اُنہیں طاقت دی جاتی ہے... یا اللہ! مزنہ کو بھی صبر دے، مجھے بھی حوصلہ دے... تو ہی کافی ہے۔"

انفال نے قرآن کو بند کیا۔ اُس کا دل پہلے سے ہلکا اور مضبوط تھا۔ جیسے آیات نے اُسے پکڑ کر تھام لیا ہو۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر آئے۔ سب نے بے تابی سے ان کا گھیراؤ کر لیا۔

ڈاکٹر کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری:

"اب حالت پہلے سے بہتر ہے، ان شاء اللہ امید ہے یہ ٹھیک ہو جائیں گی۔" سب نے سکھ کا سانس لیا، آنکھوں میں روشنی جھلملائی۔

کچھ گھنٹے بعد، جب ملاقات کی اجازت ملی تو سب اپنے اپنے دلوں میں دعائیں دہراتے اندر جانے کو بے تاب تھے۔

نرس باہر نکلی اور آہستہ لہجے میں بولی: "مریضہ بار بار کسی کا نام لے رہی ہے۔۔۔ وہ انفال پکار رہی ہے۔ آپ میں سے انفال کون ہیں؟"

انفال کا دل ایک لمحے کو رُک سا گیا۔ اس نے دھیرے سے قدم بڑھائے اور بوجھل آواز میں کہا: ''میں ہوں انفال۔'' نرس نے اسے اندر لے جانے کا اشارہ کیا۔

انفال کے قدم کانپ رہے تھے، مگر دل میں سکون تھا کہ اللہ نے دعا سن لی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی، سفید چادروں میں لپٹی مزنا کی کمزور سی حالت سامنے آئی، مگر ہونٹوں پر انفال کا نام اب بھی لرز رہا تھا۔ اس لمحے انفال کے دل نے گواہی دی—

محبت اور دعا، دونوں میں شفا کی طاقت ہے۔

انفال آہستہ سے قریب ہوئی۔ مزنہ نے کمزور سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔

"تم آ گئی ہو..." اس نے کمزور سی آواز میں کہا۔

انفال نے اس کا ہاتھ تھاما، "ہاں، میں یہیں ہوں۔ اور تمہیں لگا تھا کہ میں چھوڑ دوں گی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزنہ کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی، "میں نے... تمہاری بات نہیں مانی اور دیکھو آج کیا ہو گیا"۔۔۔۔

انفال سمجھ گئی کہ مزنہ اس لڑکے کے ساتھ رابطے میں تھی اس نے کچھ اور نہیں کہا بس یہ کہ

کیوں۔۔۔۔۔آخر کیوں؟

مزنہ کی آنکھوں میں آنسو آئے۔۔۔۔یہ آنسو درحقیقت حامی بھر رہے تھے

مزنہ کی آنکھیں دھندلا گئیں۔۔۔۔۔پاس کھڑی نرس نے انفال کو جانے کا کہا۔۔۔۔

مریضہ کو آرام کرنے دیجئے

انفال نے ایک لمبی سانس لی اور کمرے کے کونے میں رکھے مزنا کے بیگ کی طرف بڑھ گئی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کے اندر فون ہے۔ فون کھولنے پر جو حقیقت سامنے آئی وہ اس کے ضبط کے حصار توڑنے کے لیے کافی تھی

یہ وہی لڑکا تھا

"حسام مراد۔۔۔"

انفال نے فون کی اسکرین پر انگلی چلائی۔ چیٹ کے ٹکڑے جیسے اس کی آنکھوں میں آگ بھڑکا رہے تھے۔

Clubb of Quality Content

چیٹ کی ایک لائن پر اس کی نظر اٹک گئی:

"میں تمہیں اپنی بیوی بنانا چاہتا ہوں۔"

اور مزنہ کا جواب... ایک سیدھی مگر مضبوط تحریر:

"میں معذرت چاہتی ہوں۔ میری منگنی ہو چکی ہے۔ ہمارے بیچ کوئی تعلق ممکن نہیں۔۔۔۔ اور میں تمہیں اپنا بھائی سمجھتی ہوں"

انفال کے ہاتھ کانپ گئے۔ اس کے بعد مزنہ کی جانب سے کوئی پیغام نہ تھا۔ بس آخر میں ایک "Blocked" کا نشان جگمگا رہا تھا۔

لیکن حسام کی ایگو اس پر کیسے چپ رہتی؟

انفال نے باقی میسجز اور ڈیلیٹ شدہ فائلز بحال کیں۔ وہاں غصے، دھمکی اور تکبر سے بھرے ہوئے الفاظ تھے۔

"تم نے مجھے ٹھکرایا ہے مزنہ؟ تمہیں لگتا ہے میں اتنا آسانی سے ہار مان لوں گا؟

یاد رکھنا... حسام مراد کو انکار کرنے کی قیمت بہت بھاری ہے۔"

Clubb of Quality Content!

انفال کا دل بیٹھ گیا۔ آنکھوں کے سامنے حادثے کی تصویریں ابھرنے لگیں—وہ چیخ، وہ خون سے تر مزنہ۔

اب سب کچھ جڑ گیا تھا۔ یہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔ یہ منصوبہ تھا۔

حسام مراد کا غرور، اس کی زخمی ایگو، اور اس کا انتقام—یہ سب مزنہ پر ٹوٹا تھا۔

انفال نے فون مضبوطی سے تھام لیا۔

"تو یہ کھیل تھا... یہ صرف ایک انکار نہیں، یہ اس کی مردانگی کا زخم تھا۔ اور اس زخم کو بھرنے کے لیے اس نے میری دوست، میری بہن کو اتنی تکلیف دی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی آنکھوں میں آگ دہک اٹھی۔

"تم نے غلط لڑکی کو نشانہ بنایا ہے۔ اب یہ کھیل تمہارے غرور کا خاتمہ ہو گا۔"

مزنا کی آنکھوں کے آنسو انفال کو رات رات جگائے رکھتے۔

اسی لمحے انفال نے موبائل اٹھایا اور ایان کو کال کر دی۔

(ایان انفال کا پھپھی زاد بھائی تھا)

دوسری طرف ایان نے سکون بھری آواز میں کہا:

"انفال... خیریت ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال نے ہچکچاتے ہوئے ساری بات ایان کو بتادی۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد ایان نے نرمی سے کہا:

"انفال... بدلہ لینے سے زخم گہرے ہوتے ہیں، بھرتے نہیں۔ معاف کر دینا کمزوری نہیں، سب سے بڑی طاقت ہے۔ اللہ کے ہاں دیر ہے، اندھیر نہیں... تم اس پر چھوڑ دو۔"

انفال نے روتے ہوئے سر جھکا لیا۔ اس کے آنسو تھم نہیں رہے تھے، لیکن دل کی گہرائی میں ایک اجالا سا اترنے لگا۔ پہلی بار اس نے محسوس کیا کہ شاید واقعی سکون بدلے میں نہیں، بلکہ چھوڑ دینے میں ہے۔

لیکن وہ روبرو ہو کر حسام کو احساس دلانا چاہتی کہ وہ ایک ظالم انسان ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند دن بعد، انفال اکیڈمی پہنچی، ایان اس کے ساتھ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ آج حسام وہیں ہو گا۔ وہ کینٹین میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہنس رہا تھا، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

انفال سیدھی اس کی طرف بڑھی۔ پورا ہال اس کو دیکھ رہا تھا۔

حسام ابھی کچھ کہتا ہی کہ—

"چٹاخ!"

تھپڑ کی آواز پورے کینٹین میں گونجی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسام کے چہرے پر سرخی دوڑ گئی، وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کوئی لڑکی اس کے غرور پر یوں کاری ضرب مارے گی۔

انفال نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے کہا:

"یہ تمہاری ایگو کے لیے تھا... وہ ایگو جس نے مزنہ کو بسترِ مرگ پر پہنچا دیا۔ تم نے سمجھا تھا کہ انکار تمہیں شرمندہ کر دے گا؟ نہیں حسام مراد! انکار نے تمہیں بے نقاب کر دیا ہے۔ اب سب جان لیں گے کہ تم کتنے چھوٹے انسان ہو۔"

حسام کے دوست ساکت رہ گئے۔

انفال نے مزید کہا:

"مزنہ نے تمہیں صرف انکار کیا تھا، تم نے اس کی جان پر کھیل کر اپنی طاقت آزمانے کی کوشش کی۔ اب یاد رکھنا، تمہاری کہانی کا انجام عدالت میں ہو گا—اللہ کی عدالت میں اور اللہ کے سامنے

حسام غصے سے اٹھا اور چیخا:

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی...؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ انفال پر ہاتھ اٹھانے ہی والا تھا کہ اتنے میں پیچھے سے آیان نے اس کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا۔

آیان (سخت لہجے میں، آنکھوں میں غصہ):

"رک جاؤ حسام مراد! عورت پر ہاتھ اٹھانا تمہاری مردانگی نہیں، تمہاری بزدلی ہے۔"

انفال (سخت آواز میں):

"یہی تمہارا اصل چہرہ ہے حسام... غرور، غصہ اور زبردستی۔ مگر یاد رکھنا... اب تمہاری یہ طاقت مجھ پر نہیں چل سکتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حسام (چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے ہوئے):

"چھوڑو میرا ہاتھ آیان! یہ معاملہ میرا ہے، تم بیچ میں مت آؤ!"

آیان (اور زور سے پکڑتے ہوئے):

"اب یہ معاملہ صرف تمہارا نہیں رہا، حسام۔ تم نے ایک بار مزنہ کو نقصان پہنچایا، اب اگر انفال کو چھونے کی کوشش بھی کی... تو تمہیں خود اپنے غرور کی قیمت چکانی ہوگی۔"

(حسام غصے سے دانت پیستے ہوئے پیچھے ہٹتا ہے۔)

حسام اپنی گاڑی میں بیٹھتا ہے۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے ہیں، مگر غرور اور انتقام کی آگ نے اسے اندھا کر دیا ہے۔)

خود کلامی (حسام):

"کسی کو حق نہیں کہ مجھے یوں للکارے... نہ آیان، نہ انفال... میں سب کو دکھاؤں گا کہ حسام مراد کون ہے!"

اس کی آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں اور چہرے پر زہر جھلک رہا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے گاڑی اسٹارٹ کرتا ہے اور تیز رفتاری سے نکلتا ہے۔

وہ گاڑی کو حد سے زیادہ تیز دوڑاتا ہے

زور، غصہ اور اندھادھند اسپیڈ۔۔۔حسام کے دماغ میں طوفان برپا تھا۔

اچانک سامنے سے آنے والی گاڑی کا ہارن بجتا ہے۔

حسام گھبرا کر بریک مارتا ہے، گاڑی بے قابو ہو کر گھومتی ہے اور ایک کھمبے سے زوردار ٹکر کھاتی ہے۔

Clubb of Quality Content

صرف ایک چیخ اور شیشے ٹوٹنے کی آواز۔

انفال اور ایان کینٹین کے ایک کونے میں بیٹھے تھے،ماحول پرسکون، لیکن دونوں کے چہرے پر ابھی بھی پچھلے جھگڑے کی جھلک تھی۔

اسی وقت، کینٹین کے دوسرے کونے میں حسام کا دوست ریحان بیٹھا تھا،فون کی بیپ سنتے ہی جھٹ سے فون اٹھاتا ہے۔فون میں آواز ہچکچاتے ہوئے تھی:

کال کرنے والا شخص (سانس پھولتے ہوئے)

آپ حسام نامی شخص کے کیا لگتے ہیں،ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے آپ فوراً ہسپتال آجائیں

ریحان حیرت سے چیخ اٹھا

"ایکسیڈنٹ؟۔۔۔ حسام... حسام کیسا ہے؟!"

یہ الفاظ کینٹین میں اڑتے ہوئے انفال اور ایان تک پہنچے۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف حیرانی اور تشویش کے ملے جلے جذبات کے ساتھ دیکھتے ہیں۔

Clubb of Quality Content

انفال (آہستہ سے، دل دھڑک رہا تھا):

"یہ... یہ واقعی ہوا؟"

ایان (پرسکون، مگر جلدی سے اٹھتے ہوئے):

"چلو، ہمیں جانا ہو گا۔ دیر نہیں کر سکتے۔"

انفال اور ایان فوراً اُٹھتے ہیں، قدم تیزی سے کینٹین سے باہر نکلتے ہیں۔

(ہسپتال کے کمرے میں حسام نیم بیہوش، پٹیوں میں لپٹا ہوا۔ ڈاکٹر باہر نکلتے ہیں، انفال اور آیان قریب آتے ہیں۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ڈاکٹر (سنجیدگی سے):

"ریڑھ کی ہڈی کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ٹانگیں... اب شاید کام نہ کریں۔"

(انفال کا رنگ اڑ جاتا ہے، آیان خاموش کھڑا حسام کو دیکھتا ہے۔)

حسام (کمزور آواز میں، غصہ اور بے بسی کے ساتھ):

"یہ جھوٹ ہے... !میں... میں سب کر سکتا ہوں... کوئی مجھے روک نہیں سکتا..."

آیان (سخت مگر ٹوٹے لہجے میں):

"حسام !غرور کی بنیاد پر کھڑی عمارت کبھی سلامت نہیں رہتی... دیکھو، ایک لمحہ تھا اور سب بدل گیا۔"

Clubb of Quality Content

انفال (آنسو ضبط کرتے ہوئے، دھیمی مگر کاٹ دار آواز میں):

"تم دوسروں کو توڑنے نکلے تھے، حسام... اور آج خود ٹوٹ گئے۔ زندگی کا فیصلہ کبھی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔"

(حسام آنکھیں زور سے بند کرتا ہے، اس کے چہرے پر غصے اور بے بسی کے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔)

آیان (شدت سے، پر دل میں نرمی کے ساتھ): "غرور اور بے حسی انسان کو تباہ کر دیتی ہے، حسام۔ آج تم نے خود وہی محسوس کیا جو تم نے دوسروں پر ڈالا۔"

ہسپتال کے کمرے سے باہر، انفال اور ایان آہستہ قدموں سے نکلتے ہیں۔ حسام کا چہرہ ان کے ذہن میں اب بھی گونج رہا ہے۔ دونوں خاموشی سے پارکنگ تک آتے ہیں۔ ایان گاڑی کا دروازہ کھولتا ہے، انفال بیٹھتی ہے۔ گاڑی سڑک پر آتی ہے۔)

گاڑی میں خاموشی پھیلی ہوئی ہے۔

انفال (ہلکی آواز میں):

"ایان... شکریہ۔ اگر آج تم نہ ہوتے تو شاید میں یہ سب برداشت نہ کر پاتی۔"

ایان (پرسکون لہجے میں، ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ):

"انفال... کبھی بھی یہ مت سوچنا کہ تم اکیلی ہو۔ میں شاید سب مسئلے حل نہ کر سکوں... لیکن کم از کم تمہیں سن سکتا ہوں، تمہارے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہوں۔"

(انفال لمحہ بھر کے لیے خاموش رہتی ہے، اس کی آنکھوں میں ہلکی نمی آجاتی ہے۔ وہ پہلی بار محسوس کرتی ہے کہ کوئی صرف اس کے درد کو سننے کے لیے تیار ہے، بغیر کسی شرط کے۔)

انفال (دل سے، مدھم لہجے میں):

"شاید زندگی میں پہلی بار لگ رہا ہے... کہ میرے لیے بھی کوئی ہے۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

(ایان کچھ نہیں کہتا، چہرے پر ایک مسکان کھلتی ہے۔۔۔ بس نظر سیدھی سڑک پر جمائے رکھتا ہے، مگر اس کی خاموشی میں ایک گہرا وعدہ چھپا ہوتا ہے۔)

(گاڑی ہسپتال کے باہر رُکتی ہے۔ انفال اور ایان باہر اترتے ہیں۔ وہ دونوں مزنہ کے کمرے کی طرف چلتے ہیں، ان کے قدم ہلکے مگر پُر اعتماد ہیں۔)

انفال مزنہ کے کمرے کے باہر اس کے والدین کو سلام کرتی ہے

مزنہ کے والد کہتے ہیں:

انفال بیٹا تم کہاں تھی، کیا کچھ معلوم ہوا کہ یہ سب کیسے ہوا؟

انفال کچھ کہنے والی ہوتی ہے کہ اتنے میں ایان بول پڑتا ہے۔۔۔

Uncle,

ہم نے پتہ کروایا ہے اور معلوم یہ ہوا ہے کہ یہ صرف ایک حادثہ تھا, سی سی ٹی وی فوٹیج سے یہی سامنے آیا ہے

انفال اس کی طرف حیرانی سے دیکھتی ہے۔۔۔۔وہاں سے جانے کے بعد آیان انفال کو بتاتا ہے کہ بعض دفعہ جھوٹ بولنا سچ بولنے سے زیادہ ضروری ہوتا ہے

اگر کبھی سچ بولنے سے لوگوں کو تکلیف ہو اور جھوٹ بولنے سے انہیں اس سے بچایا جا سکے اور اس میں کسی کو کوئی نقصان نہ ہو تو صحیح یہی ہے کہ ہم جھوٹ کا سہارا لیں

انفال سر ہلاتی ہے پھر وہ دونوں مزنہ کے کمرے کی طرف بڑھتے ہیں

(مزنہ کمزور سی حالت میں بیٹھی ہے، آنکھیں ابھی بھی تھوڑی لالی لیے ہوئے۔ جب وہ دیکھتی ہے کہ انفال اس کے کمرے میں داخل ہو رہی ہے، اس کے ہونٹوں پر ایک چھوٹی سی مسکراہٹ ابھرتی ہے۔)

مزنہ (کمزور مگر دل کی گہرائی سے):

"انفال... تم واقعی آگئی ہو... میں نے سوچا تھا کہ شاید پھر کبھی یہ لمحہ نہ آئے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انفال (ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ، ہاتھ تھامتے ہوئے):

"میں نے وعدہ کیا تھا، اور میں وہ وعدہ پورا کرنے آئی ہوں۔ تم اکیلی نہیں ہو، مزنہ۔"

مزنہ (آنکھوں میں آنسو، مگر دل کے سکون کے ساتھ):

"تم نے... تمہارے بغیر شاید میں یہ سب برداشت نہ کرپاتی۔ تمہاری دعا... تمہاری موجودگی... سب نے میرا حوصلہ بڑھایا ہے۔"

انفال (مزنہ کو دیکھتے ہوئے، ہاتھ تھام کر):

"مزنہ... آج میں تمہیں یہ بتانے آئی ہوں... تمہارا بدلہ، اللہ تعالیٰ نے خود لے لیا۔ برے کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے اور حسام کو اس کا انجام مل گیا۔۔۔اور تمہارے گھر والوں کو یہی معلوم ہے کہ یہ صرف ایک حادثہ تھا سو تم فکر مت کرو۔۔۔۔

مزنہ؛ تمہارا شکریہ !انفال، تم نے مجھے تنہا نہیں چھوڑا باوجود اس کے، کہ میں نے تمہاری بات نہیں مانی، وہ پشیمان تھی

انفال (مسکراتے ہوئے، دل میں سکون کے ساتھ):

تم سمجھ گئی یہی میرے لیے کافی ہے

اصل دوست وہ ہے جو تمہاری تکلیف میں تمہارے ساتھ روئے، اور تمہارے درد کو اپنا سمجھے، میں تمہیں تکلیف میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی، کیونکہ تمہاری تکلیف، میری بھی تکلیف ہے۔۔۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں صحت بخشی۔ اور تم جان لو... اب ہم دونوں، ایک ساتھ، مضبوط ہیں۔۔۔

اور ویسے بھی زندگی امتحان لے کر سبق دیتی ہے اسی لیے وہ سبق ہمیں ہمیشہ یاد رہتے ہیں، اور اچھی بات یہ ہے کہ تم نے سبق سیکھ لیا

(وہ دونوں ایک لمحے کے لیے چپ رہتی ہیں، آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے اعتماد اور سکون۔ ایان دور کھڑا دیکھ رہا ہے، مگر مسکراہٹ کے ساتھ۔ انفال ایک بار

ایان کی طرف دیکھ کر سر ہلاتی ہے، دل کی خاموش دعاؤں کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہے۔)

اب انفال کے پاس ایک سچی سہیلی تھی، اور ایک سمجھنے والا انسان ایان کی صورت میں۔
مگر سب سے بڑھ کر، اسے یہ یقین نصیب ہو گیا تھا کہ سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا ساتھ ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگلے دن وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس سکون سے بیٹھی تھی۔

نگاہیں باہر تھیں مگر دل ماضی کے سفر پر تھا

خاندان کی تلخیاں، پھوپیوں کی سازشیں اور پھر والد کا اس طرح بیمار ہو جانا پھر ان کا شفایاب ہونا، مزنہ کا زندگی میں آنا۔۔۔ اپنے ایک سب سے بڑے خواب کی تدفین کرنا، مگر اس کے صلے میں بھی سکالرشپ مل جانا

یہ سب باتیں اسے اپنے صبر کا صلہ معلوم ہو رہی تھیں

اب اسکا دل صلہ دینے والے کی طرف مائل ہوا۔۔۔۔

وہ جان گئی تھی کہ اصل سکون کسی رشتے یا سہولت میں نہیں بلکہ اللہ کی رضا میں ہے۔

کبھی خیر، شر میں چھپی ہوتی ہے اور کبھی شر، خیر میں۔"

"اس لیے جو مل جائے اُس پر شکر کرو... اور جو نہ ملے اُس پر شکوہ مت کرو، کیونکہ شکوہ ناشکری ہے۔"

انسان اگر اپنے نصیب کو شکوے کے بجائے شکر سے قبول کرے تو اس کے دل سے ناشکری کی زنجیریں ٹوٹ جاتی ہیں۔

دنیا میں اچھے اور برے دونوں طرح کے لوگ موجود ہیں، لیکن برے لوگوں کی وجہ سے ہم اچھے لوگوں کو فراموش نہیں کرسکتے۔۔۔

ضروری نہیں کہ ہر پھوپی بری ہو نا ہی یہ کہ ہر آدمی حسام جیسا ہو۔۔۔

جہاں برائی ہوتی ہے وہاں اچھائی بھی تو ہوتی ہے

اصل حقیقت یہ ہے کہ برائی انسان کے نفس سے جنم لیتی ہے،اور جب وہ خواہشات کے پیچھے اندھا ہو جاتا ہے تو سب کچھ کھو بیٹھتا ہے۔

"انسان اگر نفس کی برائی سے بچنا چاہے تو شکر گزاری سب سے بڑا سہارا ہے۔"

شکر اور صبر انسان کا بہترین ہتھیار ہیں۔۔۔

مل جانے پر شکر کرنا اور نہ ملنے پر صبر کرنا، یہی مومن کی پہچان ہے

اور یہی روشنی انسان کو فلاح اور اس کے دل کو سکون دیتی ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور انفال کے دل میں یہ روشنی اتر چکی تھی، جو اسے اللہ تعالیٰ کی قربت کا احساس دلا رہی تھی۔"

"اور آخر کار انفال جان چکی تھی کہ سب سے قیمتی عطا صرف ایک ہے—اللہ تعالیٰ کی قربت۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842